اَللّٰہُ یَجْتَبِیْ اِلَیْہِ مَنْ یَّشَاءُ وَیَهْدِیْ اِلَیْہِ مَنْ یُّنِیْبُ

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ

کے آخری ایام کے حالات اور کرامات کا مستند مجموعہ

وصالِ احمدی

فارسی ——— اردو

مصنفہ

علامہ شیخ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ امام ربانی علیہ الرحمہ

ناشر

اسلامی کتب خانہ اقبال روڈ سیالکوٹ

عرض ناشر

زیر نظر کتاب تین رسائل کا مجموعہ ہے۔ پہلا رسالہ وصال احمدی ایک عارف کامل اور اپنے وقت کے عظیم مصنف حضرت علامہ شیخ بدر الدین سرہندی رحمۃ اللہ کی تصنیف ہے۔

اس میں امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی کے آخری ایام کے اکثر حالات و واقعات آپ کے صاحبزدگان کے بیان کردہ ہیں اور باقی مصنف کے اپنے چشم دید ہیں دائیں جانب اصل فارسی ہے اور بائیں طرف اس کا اردو ترجمہ۔

دوسرا رسالہ "شجرہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ" ہے اس میں سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر مترجم کے پیر و مرشد تک سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگوں کے مختصر حالات، ولادت اور وصال کی تاریخیں اور جائے مزارات درج ہیں۔ یہ بڑی اہم تاریخی دستاویز ہے۔

تیسرا رسالہ "نسب نامہ مجددیہ" ہے۔ یہ ایک منظوم نسب نامہ ہے جو اشرف المخلوقات حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر ناظم علیہ الرحمۃ نے اپنے شیخ مولانا محمد ولی النبی رحمۃ اللہ علیہ تک نظم کیا ہے گویا یہ موتیوں کا ایک ہار ہے۔

آخری دونوں مجموعے وصال احمدی کے مترجم حضرت مولانا محمد اعزاز الدین احمد صدیقی نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ کے مرتب کردہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے ہمارے فائدہ کے لیے اس ذکر خیر کو جمع فرمایا۔

یہ نسخہ عرصہ سے نایاب تھا، برادران طریقت کے لیے ایک نادر تحفہ ہے۔ اسلامی کتب خانہ اپنی اشاعت کی ابتدا اسی سے کر رہا ہے۔ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبولوں کے صدقہ اس تذکرہ کو مقبول فرمائے اور ہمیں اہل اللہ کی کتابیں شائع کرنے اور تمام لوگوں کو ان سے استفادہ کرنے کی توفیق بخشے۔

احقر محمد اکرم مجددی

۹ شوال ۱۳۹۶ھ سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الموت جسر الوصل
الحبیب الی الحبیب واظہر فی ارتحال اولیاء
کل امر عجیب وغریب وابرز بوارق
الخوارق فی سحائب ایادی الاولیاء
واشرق شموس الکرامات فی مشارق
ایدی الاحیاء والصلوٰۃ والسلام علی
من اعجز الخلائق بالمعجزات وظہر
معجزاتہ فی الاولیاء بصور الکرامات
وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ
اجمعین

اما بعد کمترین خاکساران آستانہ اولیاء
وکہترین نیازمندان ورثہ انبیاء فقیر بدرالدین
ابن شیخ ابراہیم النقشبندی الاحمدی شہرًا السہرندی
مولدًا می نماید کہ بعضے اعزہ اصحاب ایشان ازین حقیر
درخواست کرد کہ کلمہ چند در بیان بعضے خوارق
وکرامات حضرت قطب الاقطاب وغوث الاوتاد
اعلم الزمان واکمل الوقت مجدد الملۃ محدث الامۃ
شیخنا وامامنا شیخ الاسلام والمسلمین الشیخ احمد الفاروقی
قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس کہ تبیل وصال

جمیع حمد وثنا اُس ذات پاک کو زیبا ہے جسنے موت کو پل واسطے
اسلئے کہ دوست دوست کیطرف پہنچ جاسنے۔ اور
اپنے دوستوں کی کوچ فرمانیمیں بہت سی عجیب وغریب
امور کو ہویدا فرمایا۔ اور دوستوں کی ہاتوں کیا دلوں سے
ہزارہا بجلیاں کرامت کی چمکا دیں۔ اور انکی ہاتوں کے
مشرق سے صدہا آفتاب کرامت کے دکھا دیئے۔ اور
درود وسلام اُس فخر انام پر ہو کہ جسنے معجزات سے
خلایق کو عاجز بنایا۔ اور اولیائے کرام میں اپنے
اعجاز کو بصورت کرامت ظاہر فرمایا۔ اور انکی اولاد
واصحاب اور جملہ متبعین پر درود وسلام ہو۔
اسکے بعد فقیر حقیر خاکسار آستانہ اولیائے کرام
اور کمترین نیازمند ورثہ انبیائے غلام شیخ بدرالدین
پسر شیخ ابراہیم نقشبندی احمدی کا باشندہ سہرند کا
ظاہر کرتا ہے۔ کہ بعض اصحاب حضرت مقدس سرہٗ
نے اس حقیر سے درخواست کی کہ چند کلمے بیان میں
بعض خوارق اور کرامتیں حضرت قطب الاقطاب
اور غوث الاوتاد واعلم الزمان اکمل الوقت مجدد الملۃ
محدث الامۃ شیخنا وامامنا شیخ الاسلام والمسلمین
حضرت شیخ احمد فاروقی قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس کے

پیش از ارتحال از قبیل بارتحال خود و تعیین سال
و ایام انتقال خود و ما یقارنہ از آنحضرت بظہور رسیدہ
اند درین رسالہ تحریر آرد و کراماتے کہ بعد وصال
ایشان ظاہر گشتہ بنویسد ۔ اجابةً للمسئول
سعادت خود درین مہم دانستہ اقدام نمود ۔
و ہرچہ در وقت تحریر بیاد آمد در قید کتابت آورد
و این رسالہ را **وصال احمدی** نام نہاد و باللہ العصمة
والتوفیق ۔ بدانند کہ حضرت ایشان قدس سرہ الاقدس
در ماہ شعبان سنہ یکہزار سی و سوم خلوت
گزیدند ۔ و از ناس اختیار نمودند ۔ و موضعی جدا
از حویلی متعین کردند بغیر از نماز جمعہ از انجا بیرون
نمی آمدند و وقت صلوٰۃ خمس در خلوت خانہ ادا
میکردند ۔ کہ چند کس معدود از یاران بجہت جماعت
درون میرفتند و بعد از اتمام نماز بسرعت رجوع
میکردند تا النفس الآخر الا ما شاء اللہ سبحانہ مواظبت
بر خلوت بودہ اند و دوام از زیارت داشتند و از خلق
بکلی بریدہ بودند و از صحبت تمامی قطع کردہ ۔
حضرت مخدوم زادگی عارف ربانی صاحب
اسرار السبحانی شیخ محمد سعید و شیخ محمد
معصوم سلمہما ربہما نقل کردند کہ عصمت پناہ
حضرت والدہ میفرمایند ۔ کہ شب برات بود

جو کہ جماعت فرمانے سے پہلے یا بعد کو ظہور میں آئے
ہیں اور جو کہ آنحضرت قدس سرہ نے از روئے
پیشین گوئی کے اپنے انتقال کے سال و ایام کی
خبر دی ہے وہ احاطہ تحریر میں لا ۔ لہذا انکے سوال
کی اجابت کو اپنی سعادت مندی جان کر اس
معنی پر پیش قدمی کی ۔ اور جو کچھ وقت تحریر کے
یاد آیا قلم کے حوالہ کیا ۔ اور اس رسالہ کا
وصال احمدی نام رکھا ۔ اور اب اللہ تعالیٰ سے
عصمت و توفیق کا طالب ہوں معلوم ہو کہ
حضرت قدس سرہ الاقدس ماہ شعبان سنہ یکہزار
تینتیس ہجری ۱۰۳۳ ہی میں گوشہ نشین اور خلوت گزیں ہوئے
اور ایک خاص جگہ اپنے مکان میں مقرر فرمائی ۔ کہ بجز
ادا کرنے نماز جمعہ کے اس جگہ سے باہر تشریف فرما
نہیں ہوتے تھے ۔ بلکہ نماز پنجگانہ بھی خلوت خانہ میں
مع چند یاران [illegible] کر ادا فرماتے تھے ۔ اور وہ لوگ
بفور تمام ہونے نماز کے باہر چلے آتے تھے ۔ الغرض
دم واپسین تک یہی گوشہ نشینی اور خلوت گزینی
اور خلق سے انقطاع کلی اور صحبت سے دوری رہی
میرے مخدوم زادہ عارف ربانی صاحب اسرار سبحانی
حضرات شیخ محمد سعید و شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما
حضرت عصمت پناہ اپنی والدہ ماجدہ سے

حضرت ایشان در خلوتخانه احیاء لیل میکردند. تا آنکه
بعد دو یک پاس شب درون آمدند و من بر سر مصلے
نشسته بودم و تسبیح میخواندم و از ایشان پرسیدم
که شما نماز تہجد گذارده اید. فرمودند که هنوز نگذارده ام
چون ملالتے در خود یافتم بخاطر رسید که یکے
دراز بکشم بعد ازان به تہجد برخیزم لحظه خواب
کردند بعد ازان برخواستند و آب وضو طلبیدند
وضو میساختند. که از زبان من برآمد که امشب خدا
داند تا نام کرا از ورقِ ہستی محو کرده باشند
و نام کرا ثابت داشته. فرمودند که تو نیز با بر
شک و تردد میگوئی. چه باشد حال کسیکه
می بیند و می داند که نام او از صحیفه وجود محو کرده اند
و اشاره بخود نمودند. و نیز هر دو مخدوم زاده سلمها
ربها از عصمت پناه نقل کردند که من از حضرت
ایشان قدس سره الاقدس پرسیدم که شما این
همه انقطاع و انزوا از خلق و این همه بی تعلقی
و بی رغبتی بالعیال و اطفال چرا اختیار کرده اند
فرمودند که حقیقت آنست که من درین نزدیکی
خواهم مرد. و ایام وفات من بسیار
قریب است و کسیکه چنین احساس نماید او را
می باید که خود را بزور بر عبادت اندازد

نقل کرتے ہیں۔ کہ وہ فرماتی ہیں کہ شب برات
کو حضرت قدس سرہ خلوتخانہ میں شب بیداری فرماتے
تھے۔ کہ یکایک دو پہر رات گذری ہوگی کہ اندر مکان
تشریف لائے۔ اور میں مصلے پر بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ
رہی تھی دریافت کیا میں نے کہ آپنے نماز تہجد ادا کرلی فرمایا
ابھی نہیں۔ چونکہ میں اپنے میں کسیقدر سستی پاتا ہوں
اسلئے دل میرا چاہتا ہے کہ قدرے آرام کرکے واسطے
تہجد کے اُٹھوں۔ بعد اسکے ایک لحظہ خواب استراحت
فرماکر اٹھے۔ اور پانی طلب کرکے وضو کیا میری
زبان سے نکلا خدا جانے آج کی رات کسکا نام ورقِ
ہستی سے مٹایا گیا ہوگا۔ اور کسکا لکھا گیا ہوگا۔
ارشاد ہوا کہ تم تو بڑی شک و تردد سے کہتی ہو
کیا حال ہوگا اُس شخص کا جو جانتا اور دیکھتا ہے
کہ نام اُسکا مٹا دیا گیا۔ انمیں اشارہ اپنی جانب
تھا۔ اور یہی دونوں مخدوم زادہ سلمہا ربہا حضرت
عصمت پناہ سے نقل کرتی ہیں کہ مینے حضرت قدس سرہ الاقدس
سے دریافت کیا کہ آپنے اسقدر اہل و عیال سے
بے رغبتی اور خلق سے بے تعلقی کس لئے اختیار
فرمائی ہے۔ ارشاد ہوا کہ زمانہ میرے انتقال کا
بہت ہی نزدیک اور نہایت ہی قریب ہے۔
جس آدمی کو ایسا معلوم ہو اسکو زیبا ہے کہ اپنے

واز تسبیح و استغفار و درود و تلاوت و ذکر یک لحظه
غافل نباشند از غیر حق بکلیه قطع کنند اکنون بغفلت گذارند
شما هم مرا بخدا بگذارید۔ و نیز هر دو مخدوم زاده
از عصمت پناه نقل کردند که قبل مرض از حضرت
ایشان قدس سره پرسیدم که آثار یاس از حیوة
و سر انجام ارتحال در شما هویدا است و اشتیاق
رفیق اعلیٰ پیدا است پس اینهمه تصدق و خیرات
که دافع بلیات است از چیست در جواب این مصرع
هندی خواندند مصرع
آج ملا و اکنت سیوں سکھی سب دیوں وار
آخر حضرت ایشان درین مدت انفاق بیش از بیش
میکردند۔
صنوف خیرات سرًا و علانیةً لیلاً و نهاراً
بجا می آوردند۔ و نیز هر دو مخدوم زاده ها از عصمت پناه
نقل کردند۔ که روزی در ایوانی که میگذرانند
تکیه زده بودند۔ فرمودند که درین سرما درین
خانه خواب نخواهیم کرد۔ عرض کردند که مگر
در خانه که برای خلوت است رونق افزا آنجا
خواب میکنید۔ فرمودند آنجا نیز نه خفتند که اینجا
خواب میکند۔ فرمودند ازین جا هیچ جا نخفته
تا خود نبود چنین ظاهر شود۔ اتفاقاً در آمد۔ سرانجام

کہ اپنے کو برابر عبادت میں مشغول کریں۔ اور تسبیح استغفار
اور درود اور تلاوت قرآن مجید و ذکر وغیرہ سے
ایکدم غافل نہو۔ اور غیر حق سے بالکل علیحدگی اختیار
کریں۔ بس میں چاہتا ہوں کہ تم سب بھی مجکو خدا پر
چھوڑ دو۔ اور بھی دونوں مخدوم زادے عصمت پناہ سے
نقل کرتی ہیں کہ مینے پہلے بیماری کے حضرت قدس سرہ الاعلیٰ سے
دریافت کیا کہ آپ میں نشانی ناامیدی زندگی کی اور
سامان کوچ کا ظاہر ہے۔ اور شوق ملاقات
رفیق اعلیٰ باہر ہے۔ پس اس قدر خیرات کہ دافع بلا ہے
کس لئے کرتے ہیں۔ جسکی جواب میں یہ مصرع ہندی کا
مصرع آج ملا و اکنت سیں سکھی سب دیوں وار۔
یعنی اگر ملجاے وہ یار تو جان و مال سب نثار کروں
الغرض حضرت قدس سرہ نے اس مدت میں
ظاہر و پوشیدہ دن و رات بہت کچھ خیرات
و مبرات کی۔ اور بھی دونوں مخدوم زادے حضرت
عصمت پناہ سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز آنحضرت
قدس سرہ اس مکان میں کہ جسمیں بود و باش آپکا تھا
تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ فرمایا کہ اب کی موسم جاڑا میں
اس مکان میں نہیں ہونگا۔ لوگوں نے عرض کیا
شاید اس مکان میں کہ خلوت کے واسطے درست فرمایا ہے
قیام فرماینگے۔ ارشاد ہوا اس جگہ بھی نہیں۔

رفتند و نیز هر دو مخدوم زاده نقل کردند که در سنه
یکهزار و بست و چهارم که عمر ایشان دران
سنه پنجاه و سه سال بود۔ میفرمودند که عمر
خود را از شصت سال تجاوز نمی بینم
و آن قضا مبرم مشهود میشود و در سنه ۱۰۳۲ یکهزار
و سی و دوم در اجمیر مخدوم زاده ها قلمی فرمودند
که در عوض اجازت نامه نیا اجازت نامه آنحضرت دادند
و ایام عمر نزدیک است و وصایا یک یک
قلمی فرمودند۔ اگر ذوق تفصیل این سخن باشد
بمکتوبات آن حضرت قدس سره رجوع نمایند
و در وقتے مخدوم زاده ها بملازمت آنحضرت
قدس سره باجمیر رسیدند با ایشان خلوت
کردند۔ و فرمودند که مرا با جهان و جهانیان
ارتباطے نمانده است۔ مرا می باید گذاشت
ایشان بسیار اضطراب کردند۔
فرمودند که سنت الله از قدیم شده آمده
اضطراب نباید کرد۔

و در سنه یکهزار و سی و سوم پیش ارتحال خود بشش
ماه کتابتے بمقرب آنحضرت خاقانیه
صادق خان بتقریب سفارش حاجتمندی
نگارش فرموده بودند فقیر در آن وقت پیش آنحضرت قدس سره

پھر خدام نے دوبارہ عرض کی کہ پھر کہاں دفن فرمائے جاوینگا
ارشاد کیا ان کانوں میں سنو کسی میں نہیں دیکھو خود بخود کیا
ظاہر ہوتا ہے۔ اتفاقاً موسم سرما میں آپ نے اس عالم
فانی سے بعالم جاودانی رحلت فرمائی ہوگی دونوں مخدوم زادے
نقل کرتے ہیں کہ سنہ یکہزار چوبیس ہجری میں اسوقت
عمر آپکی ترپن سال کی تھی۔ فرمایا کہ ساٹھ سال سے زیادہ
اپنی عمر کو نہیں دیکھتا ہوں۔ اور یہ بات قضا مبرم سے
ظاہر ہوتی ہے۔ اور سنہ یکہزار بتیس ہجری میں اجمیر شریف سے
دونوں مخدوم زادوں کو تحریر فرمایا کہ زمانہ تمامی عمر کا نزدیک ہے
اسلئے کہ اجازت نامہ نیا کی عوض آنحضرت کا اجازت نامہ ہوا
اور وصیت بھی ایک ایک ارقام فرمائی جو کہ مفصل مکتوبات شریف میں
مرقوم ہے جس وقت کہ دونوں مخدوم زادہ اجمیر شریف میں
آنحضرت قدس سرہ الاقدس کی ملازمت میں حاضر ہوئے
آپ نے تنہائی فرما کر ارشاد کیا کہ مجکو جہان و جہانیوں سے
کچھ بھی تعلق نہیں رہا اب مجکو چھوڑ دینا چاہئے۔
یہ سنکر صاحبزادوں کو سخت پریشانی ہوئی۔ فرمایا کہ
طریقہ اللہ تعالی کا ہمیشہ سے چلا آیا ہے اسکی وجہ سے پریشان
ہونا چاہئے۔ اور سنہ ۱۰۳۳ یکہزار تینتیس ہجری میں رحلت فرمانے سے
چھ مہینے پیشتر ایک حاجتمند کی سفارش میں ایک خط
مقرب حضرت خاقانیہ صادق خاں کو
تحریر فرما رہے تھے۔ اسوقت میں یہ فقیر بھی آنحضرت قدس سرہ

ایستادہ بود و مگس میراند و ایشان می نوشتند
فقیر مطالعہ میکرد نوشتہ بودند کہ معلوم شریف شدہ باشد
کہ بادشاہ فقیر را رخصت مطلق فرمودند از آن وقت
خلوت و انزوا اختیار کردہ ہست و بعنایۃ اللہ سبحانہ
اوقات بجمعیت میگذراند۔ چون درین شہر ہر سال
وباسے افتد معلوم نیشود کہ درین سال چہ شود وفا کند
امید کہ خشنود باشند۔

چون خلوت ایشان شش ہفت ماہ کم و بیش کشید
ایشان را عارضہ ضیق النفس کہ ہر سال مرض معتاد
ایشان بود پیدا شد و تپ ہم ہمراہ و گمان من آن روز
ہفدہم ذی الحجہ بود۔ و آن مرض از سالہائے دیگر
درکمال غلبہ و ازدیاد بودہ و مخلصان را از حصول
صحت یاسے شدہ۔

روزی بعارف ربانی مخدومزادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ
ربہ فرمودند۔ کہ امشب حضرت غوث الثقلین
قدس سرہ را در واقعہ دیدم۔ و در باب من
انواع عنایات و اشفاق میفرمایند۔
و زبان مبارک خود در دہان من انداختہ فرمودند
کہ مردم در معنی شعر ما أَفَلَتْ شُمُوسُ
الاَوَّلِینَ وَ شَمْسُنَا ۔ اَبَداً
عَلَى اُفُقِ العُلَى لَا تَغْرُبُ

خدمت اقدس میں حاضر تہا اور مگس رانی کر رہا تہا
اور آپکی تحریر کو دیکھتا جاتا تہا لکھا تھا معلوم شریف
ہوئی کہ جب بادشاہ نے فقیر کو رخصت مطلق فرمایا ہے
اُسی وقت سے تنہائی اختیار کی ہے۔ بعنایتہ اللہ
سبحانہ اوقات جمعیت سے گذرتے ہیں۔ کیونکہ اس شہر
میں ہر سال وبا ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ اس سال میں زندگی وفا کرے باقی خوش رہو
جبکہ زمانہ تنہائی کا چھ سات مہینے کو پہونچا
عارضہ ضیق النفس کا جو کہ ہر سال آنحضرت قدس
سرہ الاقدس کو ہوا کرتا تہا مع بخار کے لاحق ہوا
میرے خیال میں وہ دن سترھویں ذی الحجہ کا
تہا۔ غرض امراض کے بہ نسبت گذشتہ سالوں کے
زیادہ تر تھے۔ مخلصوں کو صحت سے مایوسی ہوئی

نقل ہے کہ ایک روز عارف ربانی میری مخدومزادہ
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ سے فرمایا کہ آج کی رات
حضرت غوث الثقلین قدس سرہ کو میں نے خواب میں دیکھا
نہایت مہربانی اور عنایت میرے حال پر فرماتے ہیں
اور اپنی زبان مبارک کو میرے منہ میں ڈالکر
فرماتے ہیں کہ میرے اس شعر أَفَلَتْ شُمُوسُ
الاَوَّلِینَ وَ شَمْسُنَا ۔ اَبَداً عَلَى
اُفُقِ العُلَى لَا تَغْرُبُ +

وقول قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ
وَلِیِّ اللّٰهِ حیرانند حل آن بنویسید و ترا
ازین ضعف صحت ست و دران ضعف شوق
لقاء حق بر ایشان بسیار غالب آمده بود و از کمال
شوق گریه ایشان متوالی شده و همیشه بکلمه اَللّٰهُمَّ
الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی رطب اللسان می بودند و میفرمودند
که اگر طبیب بگوید که مرض تو علاج پذیر نیست صد روپیه
شکر الله تعالی انفاق کنم بعد عارضه ربانی
مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد سعید سلمه الله ربه
عرض کردند که حضرت سلامت چرا بر ما این همه
بی شفقتی و نامهربانی می فرمایید ـ فرمودند که خدا عز و جل
از شما احب ست ان شاء الله تعالی شفقت
و اعانت بعد رحلت زیاده از زمان حیات کرده
خواهد شد که اینجا علایق بشری در بعضی اوقات
مانع اعانت و توجه ست و بعد موت تجرد
و فراغ ست نیز از ان حضرت مخدوم زاده منقول ست
که ضعف ایشان بشبها بشدت می بود
و اکثر بے آرام و بیقرار میساخت چون روز میشد
تخفیفی دران ضعف میرفت حسرت و افسوس
بر فقدان شبها نموده میگفتند که ایشان را عین راحت
و لذات نوع دیگر زنده میفرمودند نسبتی که در هجوم آلام

اور اس قول میں قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ كُلِّ
وَلِیِّ اللّٰهِ میں آدمی حیران ہیں حل اسکا لکھو
اس ضعف سے تمکو صحت حاصل ہوگی۔
چونکہ اس ضعف میں شوق ملاقات حق کا آنحضرت پر بہت
غالب تھا اسلیے بسبب کمال شوق کے گریہ زاری جاری
ہوا تھی کہ اس کلمے کے ساتھ دمبدم رطب اللسان
تھی۔ اَللّٰهُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی۔
اور فرماتے تھے کہ اگر کوئی طبیب کہے کہ تمہاری بیماری
کا علاج نہیں ہے تو سو روپیہ راہ خدا میں دوں
بعد اسکے عارضہ ربانی میرے مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے عرض کیا کہ حضرت
سلامت اسقدر نامہربانی اور بے شفقتی ہم پر کیوں
ہے۔ ارشاد ہوا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں زیادہ دوست ہے
انشاء اللہ بعد رحلت کے زندگی کی حالت کی
نسبت زیادہ تر مہربانی اور اعانت کیجاوے گی
اسلیے کہ تعلق بشری بعض وقتوں میں اعانت اور
توجہ سے مانع ہے اور بعد انتقال کے
چونکہ فراغت اور تجرد ہے کوئی مانع نہیں
اور بھی میرے مخدوم زادہ سے منقول ہے کہ حضرت
قدس سرہ کو رات میں زیادہ تر ضعف ہوتا تھا
یہاں تک کہ بیقرار کر دیتا تھا اور دن میں کم

رو می آرد وحلاوتی کہ درعین مرارت دست میدہد
معاملہ عافیت آں نسبت ندارد کہ آن نسبت ہا
دریں ولا بحکم بشارت غوث الاعظم قدس سرہ
فرصتے وتخفیفے دراں ضعف رفت واطبا ودوستاں
نوید صحت ایشان مسرور ساختند۔ آنحضرت
محزون گشتند وفرمودند سبحان اللہ تعالی
آں معاملات کہ درعین یاس وناامیدی ودرد
مندی مشاہدہ میکردم دریں وقت
وجہ صحت ہمہ مستور گشت۔ اما چوں حضرت
ایشاں راہمیشہ بموجب کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ
آناً فاناً معاملات جدا ونسبتہا تازہ رومیداد
وبمقتضاے ہر مقام محکوم حکمے میشدند۔
فقدان ہیچ چیز درحق ایشاں باعث
غرامت نبود۔
کہ خلیل را باخلیل نار وبستاں یکیست
دبتاریخ دوازدہم محرم سنہ ۱۰۳۴ یکہزار سی وچہار
گفتہ بودند۔ کہ مرا فرمودند کہ میانِ چہل وپنجاہ
روز مقبرہ تو خواہد شد۔
ومستمعاں را گماں آں شدہ بود کہ سبب
وصال ایشاں ہمیں ضعف باشد۔ چوں
ضعف مذکور بصحت آورد بجدیکہ برائے نماز بمسجد آمدند

رات کی سختی کے کم ہوجانے سے حسرت وافسوس
کرتے تھے اسواسطے کہ وہ تکلیف وبے آرامی کے بیچ
عین راحت ولذت تھی۔ اور فرماتے تھے کہ جو لطف
اور حلاوت سختی کی حالت میں حاصل ہوتی ہے
وہ راحت وعافیت میں ہرگز نہیں ملتی۔
حاصل کلام یہ کہ بموجب بشارت دینے حضرت
غوث الاعظم قدس سرہ کی حضرت کو صحت
حاصل ہوئی۔ اور ضعف جاتا رہا۔ طبیبوں اور دوستوں
نے آپکو خبر خوشی کی سنائی۔ آنحضرت قدس سرہ نے
فرمایا سبحان اللہ جو معاملات کہ حالت
مایوسی اور دردمندی میں حاصل تھے۔ وہ سب
صحت کے سبب سے پوشیدہ ہوگئے۔ چونکہ آنحضرت
قدس سرہ کو ہمیشہ بموجب کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَأْنٍ
آناً فاناً معاملات جداگانہ اور کیفیات روزانہ ترقی
پر تھیں اسواسطے کسی چیز کا جانا آپکے حق میں موجب نقصان
کا نہ تھا۔ کہ دوست کو دوست کے ساتھ آگ اور باغ برابر ہے
اور میرے مخدوم زادے فرماتے ہیں کہ بارھویں تاریخ محرم سنہ ۱۰۳۴
ایکہزار چونتیس میں مجھسے فرمایا کہ چالیس اور پچاس
کے درمیان میں مقبرہ ہوگا۔ سننے والوں کو گمان ہوا کہ شاید
اسی ضعف میں آپکا وصال ہوگا کیونکہ ضعف سے
بصحت آیا۔ یہانتک کہ آپ واسطے نماز کے مسجد میں

غالباً یک ہفتہ بمسجد نماز گذاردہ باشند و
بنوعے عافیت نصیب شان گشت کہ متعلقان
را ازاں واقعہ کہ فرمودہ بودند کہ درمیان
چہل و پنجاہ روز مرا باید گذشت۔
ذہولے طاری شد و آں شہود را بر واقعہ
حمل مینمودند۔ و تاویلات و تعبیرات کردہ
تسلی خاطر خود میکردند۔

اما آنحضرت از روزِ حصول آں خطاب تعداد
ایام میکردند و منتظر نوید وصال میبودند۔
چنانچہ در شب پنجشنبہ بست و دوم صفر در
محضر اصحاب فرمودند کہ امروز ازاں معاملہ چہلم
روز ست تا دیدہ شود روز چہ شود۔

مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ
نقل کردند کہ دریں ایام صحت فرمودند کہ ہر کمالے
کہ حصول آں در حق بشر متصور ست
وممکن الحصول بطفیل آنسرور علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام
مرا نصیبے ازاں حاصل گشت۔ مخدوم زادگی میفرمودند
کہ ازیں سخن خاطرم بسیار پریشان شد کہ ایں سخن با آیہ کریمہ
الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم
نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا
می ماند مگر الشان از عالم خواہد برد۔ ازیں خطرہ

جاتی اور نماز باجماعت ادا فرماتے۔ اسی طرح ایک
ہفتہ گذر گیا۔ لوگوں کے خیال سے وہ فرمانا
چالیس اور پچاس کا جاتا رہا۔ اسکو اور واقعات پر
حمل کرتے تھے۔ تعبیرات اور تاویلات سے اپنے
دلوں کو اطمینان اور تسلی دیتے تھے۔

لیکن آنحضرت قدس سرہ الاقدس وصال کے دنوں کے
منتظر تھے اور ملاقات کے دنوں کو گنتی رہتے تھے
چنانچہ جمعرات کی رات بائیسویں صفر کو خدام سے
فرمایا۔ کہ آج کا دن اُس معاملہ کا چالیسواں دن
ہی۔ دیکھئے اس دن میں کیا ہوتا ہے۔

اور یہی مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ
نقل کرتے ہیں کہ انہیں ایام صحت میں آنحضرت
نے فرمایا جو کمال کہ انسانی واسطے مقدور اور ممکن
الحصول ہیں بطفیل جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے مجکو اُس سے حصہ حاصل ہوا
مخدوم زادہ اسکے سیر فرماتے ہیں کہ اس بات کے
سُننے سے میرا دل سخت پریشان ہوا۔

اور سمجھا میں کہ بمقتضائے آیہ کریمہ الیوم اکملت
لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی
ورضیت لکم الاسلام دینا
شاید اس عالم سے کوچ فرمائینگے۔ بلکہ اس خطرہ سے

بسیار وحشت و تفرقہ کشیدم و روز پنجشنبہ
بست و سوم صفر وقت عصر قباہا بصوفیاں قسمت
میکردند۔ و درآں وقت فرجی تنہا پوشیدہ
بودند و درتہ قباے فرجی قباے دیگر بر سبیل
معتاد نبود سردی دریافتہ تپ گرفت و بانہ
صاحب فراش شدند۔

وعارف ربانی مخدومزادگی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمہ ربہ نقل کردند کہ آنحضرت دریں شب وقت تہجد
برخاستند و وضو ساختند۔ و نماز تہجد ایستادہ
گذاشتند۔ و فرمودند کہ ایں آخریں تہجد ماست
بخاطر فقیر می آید کہ بعد از بیماری صحت یافتہ باز
بیمار شدن و از عالم رفتن گویا درینمعنی نیز اتباع آنسرور
کائنات علیہ و آلہ الصلوۃ والسلام نصیب ایشاں
شد۔ زیرا کہ آنسرور علیہ الصلوۃ والسلام نیز از
مرض صحت یافتہ بودند۔ بفاصلہ قلیلہ باز بیمار
شدہ اند۔ و درآں بیماری از عالم رفتہ۔

وعارف ربانی مخدومزادگی شیخ محمد سعید و
و شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما نقل کردند کہ دریں
ضعف بہ حافظ عبدالرشید فرمودند کہ دو
روپیہ را انگشت بہیت منتقل بیار۔

بہت کچھ صدمہ و پریشانی کھینچا میں نے۔ یہاں تک کہ
جمعرات کے دن تیئیسویں تاریخ صفر کو وقت عصر کے
قبائیں صوفیوں کو تقسیم فرماتے تھے۔ اسوقت
آپ فقط فرجی پہنے ہوئے تھے جیسی کہ
حسب عادت نیچے قبا کے فرجی بھی تھے اسوقت
قبا نہ تھی۔ سردی کی وجہ سے بخار آگیا اور آپ لیٹ گئے

میرے مخدوم زادہ عارف ربانی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمہ ربہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت اس رات وقت
تہجد کے اٹھے اور وضو کر کے نماز تہجد کھڑے
ہو کر پڑھی۔ اور فرمایا کہ یہ آخری تہجد ہماری ہے
بعد سننے اس بات کے میرے دل میں آیا کہ بیماری سے
صحت پا کر پھر بیمار ہونا گویا اس عالم سے رحلت فرمانا
اسلئے کہ اسمیں بھی پیروی جناب سرور عالم صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کی ہے۔ وہ بھی آنحضرت قدس سرہ
کو نصیب ہوئی۔ چونکہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
بھی اسیطرح پہلے سے صحت پا کر چند روز بعد پھر بیمار
ہو کر اس عالم سے رحلت فرما ہوئے۔

میرے مخدوم زادہ عارف ربانی حضرت خواجہ
شیخ محمد سعید اور خواجہ شیخ محمد معصوم سلمہما ربہما
نقل کرتے ہیں کہ اسی حالت ضعف میں حافظ
عبدالرشید سے فرمایا کہ دو روپیہ کو انگلی

بعد ازاں فرمودند کہ یک روپیہ را بیارند کہ اینقدر عطیے
در دل ہنگو پید کہ فرصت کجاست کہ انگشت روپیہ
سوختہ شود۔ شیخ حبیب خادم عرض کرد کہ حضرت سلامت
چوں ایام سرماست بکار خواہد آمد۔
فرمودند کہ ما صاحب طول امل دارد وقت کجاست
اما چنیں کنند چوں انگشت آوردند۔ انگشت
یکروپیہ برائے خود جدا کردند۔ و فرمودند کہ اینقدر
برائے ما کفایت خواہد کرد۔
باقی باندرون دادند۔ و آں انگشت کہ برائے
خود جدا کردہ بودند۔ در ساعت وصال ایشاں
با تمام رسید۔ دیگر انگشت نماندہ دریں مرض ناصیہ علوم و معارف
بر آنحضرت زیادہ تر از حال صحت بودہ۔
و مخدوم زادہائے عالی منزلت در منصہ ظہور
می آوردند۔ روزے بیان معارف و حقائق
میکردند۔ و بسیار سرگرم بودند چوں مقتضائے
ضعف ایں ہم تکلم نبود۔ حضرت مخدوم زادگی
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ عرض کردند کہ حضرت
سلامت ضعف شما متحمل ایں کلام نمیکند۔
معارف را تا وقت صحت توقف کنید۔ فرمودند
کہ وقت کجاست و فرصت کرا شاید کہ وقت
دیگر زبان یاری نکند و حضرت ایشاں را ضعف

انگیٹھی کے لاؤ۔ بعد اسکے ارشاد ہوا کہ ایک ہی روپیہ کے
لاؤ۔ اسواسطے کہ کوئی واعظ دل میں کہتا ہی کہ اسقدر
فرصت کہاں ہی جو دو روپیہ کے کوئلہ جلاویں
شیخ حبیب خادم نے عرض کی حضرت سلامت نے
سردی کا ہے کام آئینگے۔ اسپر فرمایا کہ طالب
اسقدر درازی وقت اور زندگی کی امید کہاں
مگر ایسا ہی کرو۔ جبکہ سب کوئلہ آگئی۔ انمیں سے ایک روپیہ
کی جدا فرمایا کہ اسقدر ہمارے واسطے کافی ہیں۔
اور باقی ایکروپیہ کے زنان خانہ میں بھجوادیے۔
اپنے واسطے جو ایکروپیہ کی جدا کئے تھے وہ وصال کے
وقت تک ختم ہوگئے۔ اس حالت مرض میں صحت
کی حالت سے زیادہ تر علوم اور معارف آنحضرت پر
ظاہر ہوئے۔ دونوں مخدوم زادہ عالی منزلت انکے
ظاہر و ہویدا کیا۔ ایکروز معارف اور حقائق کے
بیان میں ایسے سرگرم تھے کہ ضعف اور ناتوانی کے
سبب سے طاقت گویائی کی نرہی۔ مخدوم زادہ
حضرت شیخ محمد سعید سلمہ نے عرض کی کہ حضرت سلامت
ضعف آپکو بہت ہوگیا ہی۔ بیان معارف کو
صحت کے وقت تک موقوف کیجئے۔ ارشاد ہوا کہ
آئندہ وقت کہاں ہے۔ اور فرصت کسکو ہی۔
شاید دوسرے وقت زبان یاری نکرے۔ باوجود اس ضعف

همه نمازها را بے جماعت نگذارند الا ماشاء الله تعالیٰ
و قومه و جلسه نماز ترک نفرمودند۔ و ادعیه و اوراد
برسبیل معتاد میخواندند۔ و هیچ دقیقه از دقائق
شریعت و هیچ ادبے از آداب اعمال
فروگذاشت نکردند۔

و سرمو در رعایت جزئیات دقیقه ملت
بیضا از حال صحت تفاوت نبوده۔

و در آخر شب سه شنبه که روز وصال ایشان
بود۔ فرمودند امشب لیل اشتیاق بوصال حق
جل و علی را بایں عبارت گفتند۔ و اشارت
به تعیین روز وصال کردند۔ و بخدمه حضور که بیدار
داری ایشان میکردند۔ دراں شب فرمودند
که شما بسیار محنت کشیدید۔ همیں محنت امشب
و آخر با ضعف استغراق و فرورفتگی بر ایشان
غالب شده بود۔

دراں وقت عارف ربانی مخدوم زادگی حضرت
شیخ محمد سعید سلمه به عرض کردند که حضرت سلامت
ایں غیبت شما از استغراق است یا از خواب
فرمودند که از استغراق است بعضے معاملات
دقائق درمیان است۔
توجه میکنم تا کماهو مکشوف شود۔ و با تمام رسد

اور ناتوانی کی وجہ سے کوئی نماز آنحضرت قدس سرہ نے بدون جماعت
کے نہ پڑھی۔ سوا ماشاء اللہ جیسا کہ چاہیے قومہ و
جلسہ ادا فرماتے تھے۔ بلکہ دعا اور وظیفہ مقرر بتما
سب ادا فرماتے تھے۔ اور کوئی دقیقہ دقائق شریعت
سے اور کوئی آداب اعمال سے ترک نفرمایا۔
اصلا سرمو حالت صحت سے کسی جزئیات شریعت میں کسی
طرح کا فرق نہوا۔ آخر رات منگل ہی کہ دن وصال
آنحضرت قدس سرہ کا تھا۔ فرمایا امشب لیل
یعنی صبح ہوا ہی رات اشتیاق وصال حق
جل و علی سے ساتھ اس عبارت بالا کے گویا ہو
اور دن وصال کا مقرر فرمایا۔ جو خدام بیداری
اور خدمتگذاری کے واسطے حضور میں حاضر تھے
آپنے اس رات میں فرمایا کہ تمنے بہت محنت
اوٹھائی اب یہی رات محنت کی ہے۔
اسکے بعد بسبب ضعف کی استغراق او بیہوشی
آپ پر طاری ہوئی۔ اوسوقت عارف ربانی
میرے مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے
عرض کی کہ حضرت سلامت یہ غیبت آپکو استغراق
سے ہے یا خواب سے۔
ارشاد ہوا کہ استغراق سے ہی بعض معاملات
اور حقائق درپیش ہیں۔ اسلئے توجہ کرتا ہوں

وآں معاملات را بایشاں بیان فرمودند
وآں معارف از غوامض اسرار بوده واکثر اوقات
دریں مرض وصایا میفرمودند وتحریض بمتابعت
سنت سنیه والتزام ملت رضیه میکردند ومیفرمودند
که شریعت را بدندان خود خواهید گرفت۔
ونیز فرمودند که اَلنَّصِیْحَۃُ هِیَ الدِّیْنُ
صاحب شریعت هیچ دقیقه را از دقائق
نصح فرو نگذاشته۔
ونیز فرمودند که تجهیز وتکفین مراعات اتباع
نبوی علی مصدرها الصلوٰۃ والسلام
رعایت حدود شرعیه بجا خواهید آورد وقبل
ازیں بعصمت پناه فرموده بودند که چناں معلوم میشود
که ارتحال من پیش از تو خواهد شد۔
باید که از کسب مال خود کفن من بسازی۔
ونیز وصیت فرمودند که قبر مرا در جای گمنام خواهید
ساخت۔ مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد سعید سلّمه
ربه عرض کردند که حضرت سلامت قبل ازیں
شما فرموده بودند که قبر من در گنبد فرزندی
محمد صادق خواهد شد۔
وآں موضع را تعیین فرموده بودند شرافت
وبرکت وانوارانیت آنجا را بایان نموده بودند۔

تاکہ ظاہر ہو جائیں اور اختتام کو پہنچیں اور ان
معاملات کو انہی بہی ثابت فرمایا۔ وہ اللہ تعالیٰ کی اسرار
کی باریکیاں ہتیں - اس بیماری میں اکثر اوقات
وصیت بہی فرماتے تہے اور اتباع شریعت بلند اور التزام
ملت پسندیدہ کی رغبت دلاتے تہے۔ اور فرماتے تہے
کہ شریعت کو دانتوں سے پکڑو۔
اور یہ بہی اسوقت ارشاد ہوا اَلنَّصِیْحَۃُ هِیَ
الدِّیْنُ یعنی نصیحت ہی دین ہے۔ صاحب شریعت نے
کوئی باریکی نصیحت کی نہیں چھوڑی ہے۔
اور یہ بہی فرمایا کہ میری تجہیز وتکفین میں اتباع نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم اور رعایت حدود شرع کی بجا لانا
اس سے پہلے حضرت عصمت پناہ کو فرمایا تہا۔
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں تمہارے پاس سے
عنقریب رحلت کرونگا۔ اپنے مہر کے روپیہ
سے میرا کفن تیار کرانا۔ اور یہ بہی وصیت فرمائی
کہ گمنام جگہ میں میری قبر بنانا۔ اسپر میرے
مخدوم زادہ حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے عرض کی
کہ حضرت سلامت آپنے اس سے پہلے
فرمایا تہا۔ کہ ہماری قبر گنبد میں فرزند محمد صادق
کی ہوگی اور جگہ قبر کی بہی آپ نے تعیین فرمادی تہی
اور شرافت وبرکت وانوار اس جگہ کی بیان کی تہی

امتحان چنیں سیفرنا تشریف نبوند بلے گفته بودم - اما الحال
شوق من چنیں نیست - واگر چنیں نکنند نزدیک
والد بزرگوار نگہدارند - واگر اینہم نباشد در باغ
نگاہ دارند و قبر مرا خام گذارند و پختہ نکنند - چوں
مخدوم زادگی دریں امور ایستادگی کردند -
فرمودند که شما مختار ید بصلاح شما گذاشتم - و قبل وقت
آخر فرمودند که استنجا میکنم اگر طشت بیارند
اتفاقاً مولانا محمد ہاشم خادم طشت معہود که ریگ
درومی انداختہ بودند نیاوردند ظرفے دیگر آوردند
فرمودند که دریں ظرف قطرات خواہند جست
ہماں طشت بیار - چوں قرب وصال ایشاں
معلوم ہیچکس نبود وی عرض کرد که میخواہیم
که قارورہ بحکیم بنمائیم - فرمودند که مرا بردارید
که من بول میکنم -
برداشتند بر فراش بر نشاندند -
درینجا میدانیم بخاطر فاتر میرسد که چوں ایشاں
با طہارت نماز فجر بودند -
و معلوم ایشاں بود که وقت ارتحال نزدیک
تر است - نخواستند که بے طہارت
وصال فرمایند -
که فضائل محبوس شدن بطہارت بسیار آمدہ است

آپ ایسا فرماتے ہیں - فرمایا ہاں میں نے کہا تہا
لیکن اسوقت مجھے یہی شوق ہے - اگر تمکو یہ منظور نہو
تو قریب مزار والد بزرگوار کے دفن کیجیو -
اور اگر یہ بات بھی منظور نہ ہو - تو باغ میں دفن کیجیو
اور قبر میری کچی رکھنا - پختہ نہ بنانا - جبکہ مخدوم زادہ
نے بہت کچھ اصرار کیا - تو فرمایا کہ تمہاری رائے پر
چھوڑا میں نے جو مناسب ہو کیجیو - رحلت سے پہلے
فرمایا کہ میں استنجا کرونگا اگر طشت لاؤ
اتفاقاً مولانا محمد ہاشم آپکے خادم طشت بغیر
ریت کا لائے جسمیں ریت تہا اُس طشت کو نہ لائے
فرمایا کہ اس طشت میں قطرے اڑینگے -
ریت والا لاؤ - چونکہ کسیکو گمان آپکے قرب وصال
کا نہ تہا عرض کیا کہ قارورہ حکیم کو دکھائینگے
فرمایا کہ مجکو اُٹھاؤ اب میں پیشاب کرونگا
پس لوگوں نے اُٹھا کر بستر پر بٹھا دیا -
اس جگہ مؤلف لکھتا ہے کہ اسوقت چند باتیں
میرے خیال میں آئیں وہ یہ کہ آنحضرت نماز فجر تک
باطہارت تھے - اور یہ آپکو معلوم تہا کہ وقت
رحلت کا بہت قریب ہے - بجا ہا آپنے کہ بے
طہارت کیسے رحلت فرمائیں - اس واسطے کہ طہارت کے
ساتہ رحلت کرنے میں بہت سے فضائل ہیں -

آنکه فرمودند که قطرات خم احمد حسب اشاره بحدیث

اِستَنزِهُوا مِنَ البَولِ فَاِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ القَبرِ مِنهُ

کردند و ایماء دستیش بر محفوظ گشتن نمو ... از آن نمودند. دیگر آنکه چون مذکور حکیم ظاهر شد از آن اعراض فرمودند. بحدیکه ترک بول کردند.

و چون عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ سرعت تنفس ایشان مطالعه نمودند. با ضطراب عرض نمودند که حضرت سلامت طبیعت شما چون است. فرمودند که ما خوبیم ایشان گفتند حضرت کرام خوب نیست که شما را باین حال می بینم فرمودند که آن دو رکعت نماز ما را کافیست مولانا محمد ہاشم خادم نقل کرده که فرمودند دو رکعت نماز کنکردیم کافیست و لفظ آن تفسیر نموده این آخرین تکلم حضرت ایشان است ثبوت رسیده که آخرین تکلم جمیع انبیاء درباره نماز بوده ایشان گویا اتباع انبیاء علیهم الصلوة و التسلیمات نمودند بعد از لحظه جان گرامی از جسد لطیف آنحضرت مفارقت نمود۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیهِ رٰجِعُونَ۔

در وقت وصال مضطجع بر یمین خود بودند و کف دست راست زیر رخساره راست نهاده بودند

اور یہ جو فرمایا کہ چنیٹیں اُن کی بیمار شارہ حدیث شریف کیطرف تہا۔ وہ حدیث یہ ہے استنزھوا من البول فان عامۃ عذاب القبر منہ

یعنی بچو پیشاب کے قطروں سے اسواسطے کہ اکثر قبر کا عذاب اسکی سبب سے ہوتا ہے۔ دوسرے حکیم کا جو ذکر آیا اُس سے اعراض فرمایا۔ یہانتک کہ پیشاب کرنا ترک کیا

جبکہ عارف ربانی حضرت شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے آنحضرت کا سانس زیادہ چلتا ہوا پایا۔ بیقرار ہو کر عرض کیا کہ حضرت سلامت آپکی مزاج کا حال کیسا ہے۔ فرمایا کہ میں بہت اچھا ہوں۔ اُنہوں نے عرض کیا کہ آپکو اس حال میں دیکھتا ہوں سو کونسی خوبی ہے۔ فرمایا وہ دو رکعت نماز ہمکو کافی ہے۔ اور مولانا محمد ہاشم آپکے خادم نقل کرتے ہیں کہ فرمایا یہ دو رکعت نماز جو پڑہیں ہمنے کافی ہیں۔ لفظ آن کا نفرمایا۔ یہ آخری گفتگو حضرت کی تہی۔ یہ بات ثابت ہو کہ آخری تکلم تمام انبیا کا نماز کے بابت ہوا ہی۔ گویا آنحضرت قدس سرہ نے بھی انبیا علیہم السلام کا اتباع کیا۔ بعد ایک لحظہ کے جان گرامی آپکے جسم مبارک سی علیحدہ ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اور آپکی وصال کیوقت یہ کیفیت تہی کہ داہنے ہاتہ کی ہتیلی سیدہے رخسارہ کی نیچے تہی۔ گویا کہ قبلہ و بطریقہ سنت

و استقبال قبله داشتند بطریقیکه سنت است
و آن روز سه شنبه بود۔ اول وقت ضحی بست و نهم (۲۹)
شهر صفر سنه ۱۲۳۴ یکهزار سی و چهارم و عمر شریف ایشان
موافق سنه شریف نبوی بود علیه الصلوة والسلام
گویا این دقیقه اتباع را نیز فرو گذاشت نکردند و سه روز
از تاریخ وصال آن سرور علیه الصلوة والسلام پیشتر ارتحال
فرمودند
چه بر قول اکثر علما آن سرور علیه الصلوة والسلام دوم
ربیع الاول ارتحال فرموده اند و ایشان بست و نهم (۲۹)
صفر و بست و نهم هلال ربیع الاول نمودار گشت۔
پس این حساب سه روز پیش از پیغمبر خود علیه الصلوة والسلام
از عالم رفتند۔
گویا رعایت ادب کردند نسبت آن سرور علیه الصلوة والسلام
تا در جمیع امور برابری لازم نیاید۔ و بگمان قاصر این حقیر
ایام بیماری ایشان بعدد سالهای عمر ایشان بود۔
بحکم حدیث حُمّٰی یوم کفارة سنة
مرض هر روز را کفاره هر سال ایشان گردانیدند
اکنون کرامات بعد وصال حضرت ایشان نقل کنم
این حقیر در وقت غسل ایشان حاضر بود وقتیکه
خواستند که جهت غسل جامه‌های ایشان برآورند دیدیم که دستها بر
ناف بسته اند۔

خواب استراحت فرما رہے تھے سنہ ۱۲۳۴ ایکہزار دو سو
چونتیس ہجری تاریخ انتیسویں (۲۹) صفر کو منگل کے دن چاشت
کیوقت رحلت فرما ہوئے۔ عمر شریف آپکی موافق
سنہ شریف جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہوئی۔ گویا کہ کوئی دقیقہ اتباع کا نہ چھوڑا۔
لیکن بسبب رعایت ادب کے تاکہ جمیع امور میں برابری
حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی لازم نہ آئے
تین دن پہلے تاریخ وصال جناب رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم سے انتقال فرمایا۔ بایں حساب کہ
تاریخ انتیس (۲۹) کو ہلال ماہ ربیع الاول کا دیکھا گیا۔
اور دوسری تاریخ ربیع الاول کو حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم اس جہان سے رحلت فرما ہوئے ہیں۔
اور آنحضرت قدس سرہ الاقدس انتیسویں (۲۹) صفر کو
رحلت گزین ہوئے۔ گمان قاصر میں اس حقیر کے
زمانہ بیماری آنحضرت کا سالہا عمر کے برابر تہا۔
بموجب حدیث شریف حُمّٰی یوم کفارة سنة
یعنی ایک روز کا بخار ایک سال کا کفارہ ہے
اب یہاں سے وہ کرامتیں جو بعد وصال آنحضرت کے
ظاہر ہوئیں نقل کرتا ہوں۔ کہ غسل دینے کے وقت
آنحضرت کے یہ حقیر موجود تہا جسوقت غسل دینے والے
کپڑے اتارے دیکھا میں نے کہ دونوں ہاتوں کو

وابہام بانخنصر حلقہ دادہ چنانکہ در نماز مستحب است۔
و پیش ازیں بعد ارتحال حضرت مخدوم زادگی شیخ محمد سعید
سلمہ ربہ دستہا و پاہای ایشاں را دراز کردہ بودند
چنانکہ متعارف است۔
چوں دریں وقت قبض یدین مشاہدہ کردند حضار را
بسیار تعجب روی نمودہ۔ و ایں قبض یدین از اعظم خوارق
و اعجب کرامات است کہ از حضرت ایشاں بظہور رسید۔
و چوں جامہا فرود آوردند۔ و بر سریر غسل مستلقی
کردند۔ درآں حال کہ پای مبارک ایشاں بجانب
مغرب کشیدہ بودند۔ و سر مبارک بجانب مشرق بر طریق
مسنون است۔ چنانکہ در روضۃ الاحباب و غیر آں از
کتب فقہ و سیر مبین است۔ دیدیم کہ تبسم فرمودند تا ہر گاہ
غسل بودند تبسم داشتند تعجب حاضراں زیادہ تر شد
بعد ازاں ایشاں را وضو دادند و دستہای مبارک ایشاں را
باز دراز کردند و راست ساختند۔
و بر یسار مضطجع گردانیدند و غسل طرف یمین کردند۔
چوں بر جانب یمین مضطجع ساختند باز دست راست
بر دست چپ بستند۔ و چوں مضطجع بجانب یمین بود بایستے
دست راست بر دست چپ نمی ایستاد و می افتاد۔ الحاصل
بانقباض قوت قبض کردہ بودند کہ نہ افتاد۔
حالانکہ اعضای شریف ایشاں از موم ہم نرم تر بود

آپ ناف پر باندھے ہوئی ہیں۔ اور انگوٹھے کو ساتھ چھنگلیا کے
حلقہ کئے ہوئی ہیں جیسے کہ نماز میں مستحب ہے۔ باوجودیکہ
رحلت فرمانے کے بعد حضرت مخدوم زادہ شیخ محمد سعید سلمہ ربہ
نے آپکے ہاتوں اور پاؤں کو دراز کر دیا تھا۔
جیسا کہ دستور ہے جس وقت کہ دونوں ہاتھ آنحضرت
قدس سرہ الاقدس کے ناف پر بندھے ہوئے دیکھے۔
حاضرین کو نہایت ہی تعجب ہوا۔ کہ یہ عجیب کرامت
حضرت سے ظاہر ہوئی ہیں۔ اور جب لباس مبارک جسد سے
اُتارا اور تخت پر لٹایا تو دیکھا۔ کہ بطریقہ مسنون
پای مبارک جانب مغرب اور سر جانب مشرق
مشرق خود بخود ہو گیا۔ روضۃ الاحباب وغیرہ کتب فقہ
اور سیر سے ظاہر ہے۔ دیکھا میں نے کہ آپ مسکراتے ہیں
اور غسل دینے کے وقت تک مسکراتے رہے حاضرین کو اس بات سے
اور زیادہ تعجب ہوا۔ جس وقت آپکو وضو کرا چکے۔
دونوں ہاتوں کو سیدھا پھیلا دیا۔ اور اُلٹی کروٹ
آپکو دیکر سیدھی جانب نہلایا۔ اور جب سیدھی
طرف کو لٹایا آپنے سیدھے ہاتھ کو اُلٹے پر باندھ لیا۔
حالانکہ قاعدہ ہے کہ جب سیدھی طرف لٹاتے ہیں سیدھا ہاتھ
اُلٹے پر ہرگز نہیں ٹھہرتا ہے۔ اور گر پڑتا ہے۔ مگر آپنے
گویا اپنے اختیار اور قوت سے پکڑ لیا تھا کہ نہ گرا۔
حالانکہ اعضاء شریف آپکے موم سے بھی زیادہ تر نرم تھے۔

چوں غسل ایشاں را جہت تکفین بر نعش آوردند
دستہا دراز کردند حضار می دیدند۔ کہ دستہا سبکی
باہم مے آمدند تا آنکہ بر بند دست چپ دست راست یتا زیر ناف
قبض کردند۔ و خنصر را با بہام حلقہ دادند چنانکہ در
نماز سنت است۔ غوغا از حضار برخاست عارف
ربانی مخدوم زادگی شیخ محمد سعید سلمہ ربہ فرمودند
کہ چوں مرضی ایشاں ہمیں است بگذارید صدق
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کما تعیشون تموتون ذالک
فضل اللہ یؤتیہ من یشاء
واللہ ذو الفضل العظیم ط

وایشاں را بسہ جامہ سفید تکفین نمودند۔ لفافہ
وقمیص و ازار و چاک قمیص از دو طرف منکبین کردہ بودند چنانکہ
از روی روایت مفتی بہ است۔ ایشاں را عمامہ نداد
چہ اتفاق جمیع محدثان و فقہا بر آں رفتہ کہ آں سرور
صلی اللہ علیہ وسلم عمامہ ندادہ اند و کذا حضرت ابوبکر
را رضی اللہ تعالیٰ عنہ چنانچہ از صحاح و اصول مستفاد است
و در جامع الرموز از زاہدی نقل کردہ کہ اصح آنست
کہ عمامہ در کفن مکروہ است۔
و عبارت امام ابن ہمام در شرح ہدایہ نیز مشعر بہمین
است۔

جبکہ آنحضرت کی لاشہ مبارک و مقدس کو غسل دینے کے بعد
واسطے کفن پہنانے کے لائے اور ہاتوں کو پھیلایا۔
حاضرین دیکہ رہے تہے کہ دست مبارک پہر باہم آ گئے۔
یہانتک کہ الٹے ہاتہ کے پہنچے پر داہنے ہاتہ کو ناف
کے نیچے باندہ لیا۔ اور چنگلیا کو انگوٹہے کے ساتہ حلقہ کیا۔
جیسا کہ نماز میں مستحب ہے۔ حاضرین نے یہ عجیب آئین
دیکہکر شور و غل مچایا۔ اسوقت حضرت مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے فرمایا کہ مرضی حضرت کی یہی ہے
اسیطرح چہوڑ دو۔ سچ فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے۔ یعنی جسطرح زندگی بسر کرتے ہیں اسیطرح
مرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جسکو چاہے دیوے
اور اللہ صاحب فضل بڑا ہے۔
اور آنحضرت قدس سرہ کو تین سفید کپڑوں کا کفن دیا۔ ایک لفافہ
دوسرا قمیص تیسرا ازار۔ اور چاک قمیص کا دونوں طرف
مونڈہوں کے کیا تہا جیسا کہ روایت مفتی بہ ہی تہا
اور آپکے سر مبارک پر عمامہ نہیں باندہا۔ اس لئے کہ تمام
محدثین اور فقہا کا اتفاق ہے۔ کہ جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کو عمامہ نہیں دیا تہا۔ اور نہ حضرت
امیر المومنین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو۔
جیسا کہ صحاح اور اصول سے مستفاد ہے۔ اور جامع الرموز
میں زاہدی سے نقل کیا ہے۔ کہ صحیح تر قول یہی ہے

چنانکہ گفتہ وَلَبِسَ فِی الکَفَنِ عمامۃ
عِندَنا واستحسن البعضُ و
سید شریف جرجانی وغیرہ از شراح سراجی نیز تاکید بر
عمامہ نمودہ اند۔ ونیز حدیث اِنَّ اللّٰہَ تعالیٰ
وِترٌ ویُحِبُّ الوِترَ مقوی آنست اگرچہ بعضی
از متاخراں استحسان عمامہ کردہ اند بر طریق صحت
اطلاق آں روایت تعمیۂ آں ابو رشہ کبار آں آں بدعت
حسنہ ست۔ چنانکہ قول ایشاں واستحسن
الاستصناع موید این معنی ست چہ استصناع
بقول ہیچکس مستحب نیست فکذا ھذا لِاَنَّ
الحسنَ ما یُقابِلُ القبیحَ وھو یحتمل المباحَ
ایضا فیحمل علیہ تطبیقا۔

وامام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی در احیاء العلوم فرمود
کہ از مبتدعات امور آنست کہ عمل سنت را بہ تقابل
اہل عصر متروک میسازند۔
وآں قبیح ست۔
چہ ممکن نیست فضل عمل اہل ہر عصر بر عمل آنسرور و اہل عصر
آں سرور صلی اللہ علیہ وسلم کہ آں خیر القروں ست
وایں شر القروں۔
وبسط این سخن بایں رسالہ گنجایش ندارد۔
اگر خدا ے ماند باشد باحیا رجوع نماید۔

کہ عمامہ کفن میں دینا مکروہ ہی اور عبارت امام ابن ہمام کی
شرح ہدایہ میں بھی اسی معنی پر دال ہی جیسا کہ کہا ہی
بعض ہمارے نزدیک کفن میں عمامہ دینا جائز نہیں۔
بعض نے بہتر جانا ہی۔
اور سید شریف جرجانی وغیرہ شراح سراجی نے بھی بعنت
عمامہ میں تاکید کی ہی۔ اور یہ حدیث بھی۔
یعنی اللہ تعالے وتر و طاق ہی۔ اور دوست رکھتا ہی
طاق کو۔ اس امر کی تقویت کرتی ہی۔ اور بعض متاخرین
نے عمامہ کو مستحسن کہا ہے۔ درصورت صحیح ہونے
اس روایت کی مآل اسکا بدعت حسنہ ہوگا جیسا کہ
انہوں نے کہا ہے یعنی کیا اچھی ہی طلب
صنعت کی۔ اور استصناع کسیکے نزدیک
مستحب نہیں ہے جیسی کہ حسن وہ ہی جو مقابل ہو
قبیح کا اور وہ احتمال رکھتا ہی مباح کا۔

اور امام حجۃ الاسلام ابو حامد غزالی رحمۃ اللہ علیہ
احیاء العلوم میں نقل فرماتے ہیں کہ بدعات امور سے
وہ امر ہے کہ مقابل عمل اہل عصر کے عمل سنت کو
چھوڑ دیتے ہیں یہ قبیح ہی اسواسطے کہ عمل اہل اس عصر کا
عمل سرور عالم اور اہل عصر سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم سے کسیطرح بہتر نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ خیر القرون وہ ہے
اور یہ شر القرون ہی۔ اور اس کلام کی تفصیل اس رسالہ میں گنجایش نہیں رکھتی

که آنجا روضه از ریاض جنت می یابم بے آنجا مرا بنا کردند
چنانچه تفصیل این معنی در مکتوبی از مکاتیب به تفصیل
نوشته‌اند۔

و این اخبار و وقوع بر طبق آن از خوارق آنحضرت است
قدس سره الاقدس۔

و قبر ایشان را قدر شبر بلند ساخته مسنم کردند
و روز وصال ایشان اطراف آسمان به رنگ
سرخ شده بود۔

گفته‌اند که سرخی آسمان گریه است۔
بر دوستان حق جل و علا کما فی شرح الصدور
وبلغ ان السموات والارض يبكيان
على المؤمن وفيه ايضا بكاء السماء
حمرة اطرافها وفيه ايضا عن سفيان
الثوري قال كان يقال هذه الحمرة
التي تكون في السماء بكاء السماء
على المؤمنين

و بعد از ارتحال ایشان به چهار روز صلاح آثاری
شیخ پیر محمد سلطانپوری که از مریدان ایشان است
نقل کرده که شب متوجه بودم که حضرت ایشان را در واقعه
ببینم۔ اتفاقاً شب بسر شد۔ روز دیگر وقت
پیشین در مسجد ایشان به نماز آمدم۔

چونکہ آنحضرت قدس سرہ نے فرمایا تھا کہ میری قبر مقابل اپنے
فرزند کی قبر کے کرنا۔ اسواسطے کہ اس جگہ ایک روضہ
باغ جنت سے پاتا ہوں۔ چنانچہ اسکی تفصیل مکتوبات
شریف کی ایک مکتوب میں تحریر فرمائی ہے۔

اور اس معاملہ کی اطلاع دینا اور اسیطرح معاملہ کا
واقع ہونا آنحضرت قدس سرہ کی کرامتوں میں سے ہے۔
اور قبر آپکی بقدر ایک بالشت بلند شکل کوہان شتر کی بنائی
اور آپکے وصال کے دن کنارے آسمان کے نہایت
سرخ ہوئی تھی۔ کہتے ہیں کہ سرخ ہونا آسمان کا رونا
اسکا ہے دوستان حق جل و علا پر جیسا کہ شرح الصدور
میں ہے۔ یعنی پہنچی یہ بات کہ آسمان اور زمین بعض لوگوں پر
روتی ہیں واسطے ایماندار کے۔ اور بیچ اس شرح
میں ہے کہ آسمان کا رونا کیا ہے اسکے کناروں کا
سرخ ہونا ہے۔ اور اسی شرح میں حضرت سفیان ثوری سے
منقول ہے۔ کہ وہ فرماتے تھے کہ یہ سرخی آسمان میں
اس جہت سے ہے کہ وہ ایماندار کے مرنے سے روتا ہے۔
اور آپکے رحلت فرمانے سے چار روز بعد شیخ پیر محمد سلطان
پوری کہ وہ مرید آنحضرت قدس سرہ کے ہیں نقل کرتے ہیں کہ میں
رات کو منتظر تھا میں کہ آنحضرت قدس سرہ کو
خواب میں دیکھوں اتفاقاً رات تمام ہوگئی۔ دوسرے روز
ظہر کے وقت مسجد میں آنحضرت کی واسطے نماز کے آیا میں

مؤذن اقامت گفت و مردم بہت نماز ایستادہ شدند
و عارف ربانی مخدوم زادگی حضرت شیخ محمد معصوم
سلمہ ربہ امام بودند۔
و من در پس ایشاں ایستادم بچشم سر دیدم۔
کہ حضرت ایشاں برابر من ایستادہ از دست مرا
گرفتند۔ و بخود متصل ساختند۔
تا فاصلہ درمیان نماند۔
و تا آخر نماز ایشاں را دیدم فرجی شالی زرد پوشیدہ بودند
و مسحی در پا داشتند۔
و من تحقیق در نظر کردم کہ مبادا از وہم باشد۔
دیدم کہ شخص بے ریب و شک ایشاں اند۔
وقتی کہ سلام دادیم دیدم کہ ہیچکس نیست۔
چوں شیخ پیر محمد این سخن تمام کرد عارف ربانی مخدوم زادگی
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ فرمودند کہ من ہم ازیں قبیل
چیزے دیدہ ام امشب در حجرہ جماعت خانہ بودم۔
ناگاہ سحرگاہ دیدم کہ حضرت ایشاں از راہ در
در آمدند۔
و بر بستر من نشستند۔ و مرا در بر گرفتند
ہیبتے بر من مستولی شد۔
فی الحال از نظر من غائب شدند۔
و شیخ عبدالعلیم بن حقائق آگاہ مرحوم شیخ احمد برکی

موذن نے تکبیر پڑھی اور آدمی واسطے نماز کے کھڑے
ہوئے۔ اور عارف ربانی میرے مخدوم زادہ حضرت
شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ امام تھے۔ اور میں اونکے پیچھے
کھڑا ہوا۔ اسوقت میں نے اپنی ان آنکھوں سے دیکھا
کہ آنحضرت قدس سرہ میرے برابر کھڑے ہیں
اور اپنے دست مبارک سے مجکو پکڑ کر اپنے قریب
کر لیا۔ تاکہ فاصلہ درمیان میں نہ رہے۔ آخر نماز
آپکو دیکھا میں نے اور آپ زرد شالی فرجی پہنے ہوئے تھے
اور آپکے پاے مبارک میں موزے تھے۔ اسوقت میں نے
بغور دیکھا کہ شاید وہم وخیال ہو۔ معلوم ہوا کہ بے
ریب و بلاشک آنحضرت قدس سرہ ہیں
جب نماز ختم ہوئی تو آپکو نہ پایا۔ جب یہ بات شیخ پیر محمد
بیان کی اسکے بعد عارف ربانی میرے مخدوم زادہ
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نے فرمایا کہ میں نے بھی اسطرحکا
واقعہ دیکھا ہے۔ آجکی رات میں جماعت خانہ کے
حجرہ میں تھا صبح کیوقت دیکھا میں نے کہ آنحضرت
قدس سرہ راہ دروازہ سے تشریف لاکر میرے
بستر پر رونق افروز ہوتے۔ اور مجکو اپنے سینہ
مبارک سے لگایا۔ پھر آپکا رعب طاری ہوا۔
کہ فوراً نظر سے غائب ہوگئے۔
اور شیخ عبدالعلیم فرزند حقائق آگاہ شیخ احمد برکی کے کہ مرحوم ہوگئے

نقل کردہ کہ فیروز خاں برکی در حضور حضرت مخدوم زادہ
آمدہ۔ نقل کرد کہ پسر من بیمار بود در آں بیماری نزدیک
او می شد۔ او را می پرسیدم کہ تو حضرت ایشاں را
دیدہ بودی۔ صورت مبارک ایشاں ہیچ یاد تو
ماندہ ہست۔ گفت حلیۂ مبارک و ریش شریف ایشاں
در نظر من ہست۔
گفتم پس ہمیں را در نظر دار۔ تا وسواس برطرف شود
و بطفیل حفظ صورت ایشاں حق عز اسمہ صحت بخشد
ناگاہ غنودگی در ربود۔ گفت می بینم کہ حضرت ایشاں
حاضر اند۔ و می فرمایند کہ بابا ما نزد خدا رسیدیم
و در بہشت در آمدیم۔
اول پائے راست در بہشت در آوردیم۔
بعد ازاں سر و بعد ازاں پائے چپ در آوردیم۔
و قدم خدا گرفتم۔
گفتم کہ حضرت سلامت مرا نیز بخدا برساں۔
تا قدم او بگیرم۔ فرمودند کہ ہنوز وقت تو و فرزندان
من نرسیدہ ہست۔
چوں از خواب در آمد صحت یافتہ بود و ہیچ اثرے از ضعف
و وسواس نماندہ۔
و بعد از دہ روز ایں واقعہ خبر رسید کہ حضرت ایشاں
از عالم رفتند۔ و عارف ربانی حضرت مخدوم زادہ

نقل کرتے ہیں کہ فیروز خاں برکی نے حضور میں
حضرت مخدوم زادہ کے نقل کی کہ لڑکا میرا بیمار تھا
اور شدائد بیماری سے تڑپتا تھا۔ میں نے اس سے
دریافت کیا۔ کہ تو نے آنحضرت قدس سرہ کو
دیکھا تھا۔ اب صورت مبارک آپکی کچھ یاد ہے۔
اس نے کہا کہ حلیۂ مبارک اور داڑھی شریف آپکی میرے
نظروں میں ہے۔ پس کہا میں نے کہ اسکو نظر میں رکھ
یہانتک کہ وسواس دور ہوں۔ اور آپکے طفیل سے
حضرت حق سبحانہ عز اسمہ صحت بخشیگا۔ یکایک اسکو
نیند آگئی۔ اور کہا دیکھتا ہوں میں کہ آنحضرت قدس سرہ
موجود ہیں اور فرماتے ہیں کہ بابا خدا کے پاس پہنچا میں
اور بہشت میں آیا ہوں۔ اول سیدھے پاؤں کو بہشت
میں رکھا میں نے۔ اسکے بعد سر کو۔ اور بعد اسکے الٹا پاؤں میں نے
رکھا۔ حاصل یہ کہ بہشت میں آیا ہوں اور خدا کے قدم کو
پکڑ لیا میں نے۔ کہا میں نے کہ حضرت سلامت مجکو بھی خدا تک
پہنچائیے۔ تاکہ میں بھی خدا کے قدم کو پکڑوں
فرمایا ابھی تیرا اور میرے فرزندوں کا وقت نہیں آیا ہے
جب کہ میں خواب سے بیدار ہوا۔ اپنے کو صحیح و سالم پایا
اور کوئی اثر وسواس کا مجھ میں نہ رہا۔ بعد دس روز کے
یہ خبر پہنچی کہ حضرت قدس سرہ الاقدس اس عالم سے
رحلت فرما ہوئے۔ میرے مخدوم زادہ عارف بانی

شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ فرمودند
کہ من حضرت ایشاں را در واقعہ دیدم۔ پرسیدم
کہ حضرت سلامت از سوال منکر نکیر چوں گذشت
فرمودند۔ کہ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ بکمال رحمت من
فرمودند۔ کہ اگر تو اذنے کنی ایں دو فرشتے در قبر تو
بیایند۔ و بر قدم پائے تو لحظہ بپسند۔
عرض کردم کہ الٰہی ایں دو فرشتے در حضرت تو بیایند و
از درش نیایند۔ ایزد متعال نہایت رافت خود را
شامل حال من کرد۔ و ایشاں را پیش من نفرستاد
پرسیدم کہ حضرت سلامت از ضغطہ قبر چہ گذشت
فرمودند کہ شد اما اقل قلیل۔ و ملا محمد ہاشم خادم
استادہ است میگوید کہ ایشاں را بر سبیل تواضع (?)
میفرمایند الا ضغطہ نشدہ است۔
و فقیر حقیر بدر الدین عفی عنہ بعد از ارتحال ایشاں
پنج شش روز واقعہ دیدہ کہ گویا در راہے میگذرم
و بشیخ فرید فاروقی در خوردہ از حضرت ایشاں پرسیدم
گفت کہ در خلوت خانہ نشستہ اند۔
و بہ عرفان پناہ ارشاد دستگاہ مرزا حسام الدین احمد
کتابت می نویسند۔
فقیر در رسید۔ دیدم کہ مینویسند
کتابت را مطالعہ کردم۔

حضرت شیخ محمد معصوم سلمہ ربہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضرت
قدس سرہ الاقدس کو خواب میں دیکھا۔ اور پوچھا میں نے
کہ حضرت سلامت سوال منکر نکیر کا کیونکر گذرا۔ فرمایا
کہ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ نے مجھ سے بکمال عنایت
فرمایا۔ کہ اگر تو اجازت دے تو یہ دو فرشتے تیری قبر میں
آویں اور تیرے قدموں سے لپٹیں یعنی قدم بوسی کریں
عرض کیا میں نے کہ الٰہی یہ دونوں تیری ہی بارگاہ قدس کے
دروازہ پر رہیں یہاں نہ آویں۔ اللہ برتر نے نہایت
مہربانی میرے حال پر فرما کر ان فرشتوں کو میری بابت نہ بھیجا
اسکے بعد دریافت کیا میں نے حضرت سلامت قبر کی
تنگی کی کیا حالت ہوئی۔ فرمایا کہ ہوئی۔ مگر نہایت
کم۔ محمد ہاشم آپکے خادم کھڑے تھے۔ انہوں نے
کہا یہ قول آپکا تواضع پر محمول ہے۔ ورنہ اصلا تنگی
نہیں ہوئی۔ میں حقیر فقیر بدر الدین عفی عنہ مولف
رسالہ کہتا ہوں۔ کہ پانچ چھ روز بعد رحلت حضرت کے میں نے
خواب میں دیکھا۔ کہ گویا میں ایک راہ سے گذرتا ہوں
شیخ فرید فاروقی راہ میں ملے میں نے حضرت کو انسے دریافت کیا
جواب دیا کہ خلوتخانہ میں تشریف رکھتے ہیں۔
اور عرفان پناہ ارشاد دستگاہ مرزا حسام الدین احمد
کو خط تحریر فرماتے ہیں۔ فقیر بھی اندر پہنچا۔
دیکھا کہ خط تحریر فرماتے ہیں۔ خط کو میں نے مطالعہ کیا

عنوان مکتوب این بود کہ ما خود نگاہبانی این جہانیم نہ
از جہان گذشتیم و در آن جہان نشستیم – انا للہ و انا الیہ
راجعون – بیشتر یاد نماند۔ بعد ازان کتابت ہا سپیدید۔ بر بالای
نوشتند۔ این کتابت مخزن اسرار معارف ربانی مخدوم زادگی
شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نقل کردند۔ کہ حضرت ایشان را بعد از واقعہ دیدم
کہ انعامات خداوندی جل شانہ بعد از انتقال در باب ایشان
ظہور آمدہ۔ بیان میفرمایند و بفضل ایزدی شکر میکنند۔ عرض کردم
کہ حضرت سلامت شما را اللہ تعالیٰ خود نصیب عطا کردہ اند۔
فرمودند بلے مرا از جماعت شاکران گردانیدند۔
عرض کردم کہ در قرآن مجید واقع شدہ است۔
وَقَلِیلٌ مِّنْ عِبَادِیَ الشَّکُورُ ۔ ازین کریمہ
مستفاد می شود کہ آن جماعت ما پیغمبران اند۔
یا مثل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودند
آری۔ اما بفضل و کرم خود مرا داخل آن جماعت کردند
و تاریخ وصال ایشان آنچہ بندہ یافتہ بود۔
انیست۔
کہ از لفظ جاہ تربت پاک ہویدا است انیست۔

خط کا عنوان یہ تھا۔ کہ ہم خود نگہبان اس جہان کے ہیں ہم جہان سے
گذر گئے اور اس جہان میں آ گئے تحقیق ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی
طرف جانیوالے ہیں۔ اسکے آگے کا واقعہ یاد نہیں رہا۔
بعد خط کو دیکھ کے اسکے اوپر عبارت لکھی یہ خط مرزا کا مظہر خاص ہے
اور معارف ربانی میری مخدوم زادہ شیخ محمد سعید سلمہ ربہ نقل کرتے ہیں
کہ آنحضرت قدس سرہ الاقدس کو مینے خواب میں دیکھا کہ انعامات
اللہ تعالیٰ جل شانہ آپ پر جو بعد وصال کے ہوئے ہیں ان انعامات
خداوندی کو آپ بیان فرماتے ہیں اور شکریہ کرتے ہیں مینے عرض کیا
کہ حضرت سلامت خاص اپنی نعمتوں سے اللہ تعالیٰ نے آپکو عنایت فرمائی ہے
فرمایا۔ ہاں مجھکو شاکروں کے گروہ میں گردانا ہے۔
مینے عرض کیا کہ قرآن شریف میں آیہ کریمہ وَقَلِیلٌ مِّنْ
عِبَادِیَ الشَّکُورُ ۔ شان میں جماعت پیغمبروں کی ہے
یا مثل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔
فرمایا ہاں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مجکو اس جماعت
میں داخل کیا۔
اور مولف رسالہ ہذا کہ تاریخ وصال آنحضرت قدس سرہ کی جو میرے
خیال میں آئی وہ یہ ہے یعنی لفظ جاہ تربت پاک سے ظاہر ہے

بیت

مسند احمد مرسل منور کرد	زیب جاہ فلک را سینہ چاک
بخاک تن بشان چو دیدہ شستیم	نکتہ گردیم جاہ تربت پاک
	۱۰۳۴

تمام ہوا رسالہ وصال احمدی

شجرۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مع مختصر اوصاف و تاریخ ولادت و وفات و جائے مزار

نمبر شمار	
	بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱ حضرت محمد رسول اللہ آپکی تعریف میں دم نفس جہاں عاجز ہے آپ خاتم النبیین سید المرسلین رحمۃ للعالمین ہیں اور عالم فخر بنی آدم محبوب خدا ہیں صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ وسلم حضور کی ولادت باسعادت بوقت صبح صادق بروز دوشنبہ بتاریخ بارہویں ربیع الاول بسال فیل بعد چھ سو برس حضرت عیسے علیہ الصلوۃ والسلام کے اور وفات شریف بروز دوشنبہ بتاریخ بارہویں ربیع الاول ۱۱ھ ہجری مقدسہ مزار مقدس و مطہر مدینہ طیبہ در حجرہ شریف حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا ہے

۲ امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپ خلیفہ اول و جانشین یار غار جناب رسول مقبول ہیں۔ آپ دریائے عشق نبی میں غرق تھے۔ اسی وجہ سے آپکو سب کچھ حاصل ہوا۔ اور نسبت اور رابطہ میں تکمیل پائی۔ جامع کمالات صوری و معنوی ہیں۔ اور تمام اصحاب کرام میں افضل اور تمام خلق خدا کے سرور ہیں۔ ولادت آپکی بروز پنجشنبہ بتاریخ پندرہویں ربیع الاول بعد دو برس چار مہینے واقعہ فیل سے وفات آپکی بروز شب سہ شنبہ بائیسویں جمادی الثانی سنہ ۱۳ھ میں مزار مبارک مدینہ منورہ روضہ مقدس حضرت محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں

۳ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ آپ بڑے جان نثار حبیب کردگار اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپنے فیض باطنی حضرت امیر المومنین صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے پایا۔ اور انکی خاص توجہ سے مرتبہ تکمیل کو پہنچے۔ آپ ملک فارس میں پیدا ہوئے۔ زبان آپکی فارسی تھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اپنا آب دہن آپکے منہ میں ڈالا اسوقت سے عربی زبان بخوبی بولنے لگے۔ ایک ہرن اور ایک پرند آپکے بلانے سے فوراً حاضر ہوا۔ وفات آپکی دسویں[1] رجب سنہ ۳۳ھ کو ہوئی

[1] نزد بعضی وفات ایشان رجب سنہ ۳۵ھ واقع ہوئی از لفظ لباب ۳۵ سنہ وفات دریاب

مزار مبارک آپکا مداین میں ہے ۔

۴ حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبر رض آپ کبار تابعین اعاظم فقہا سے مدینہ منورہ میں آپکی پرورش آپکی پھوپی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رض نے کی ۔ اور فیض باطنی آپنے حضرت سلمان فارسی رض سے حاصل کیا ۔ آپکی عمر سو (۱۰۰) برس سے زیادہ ہوئی ۔ مزار مبارک درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے ہے ۔ وفات آپکی چوبیسویں (۲۴) جمادی الاول ۱۰۱ھ میں ہوئی ۔

۵ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالے عنہ آپ حضرت امام حسین رض کے پرپوتے ۔ اور حضرت امام قاسم بن محمد بن حضرت صدیق اکبر رض کے نواسے ہیں فیض باطنی حضرت امام قاسم سے پایا ۔ آپ بڑے کاملین اولیا میں ہوئے ہیں ۔ ولادت آپکی بروز سہ شنبہ بتاریخ آٹھویں رمضان شریف ۸۳ھ میں ۔ اور وفات بروز دوشنبہ بتاریخ پندرھویں رجب ۱۴۸ھ میں ہوئی ۔ مزار مبارک مدینہ منورہ مقام بقیع قبہ اہل بیت میں ۔ و قیل ۱۴۶ھ وفات ناصح تاریخ ایت ن رت

۶ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رضی اللہ تعالے عنہ آپ بڑے اولیائے کاملین سے ہیں آپنے ایک سو تیرہ (۱۱۳) بزرگوں کی صحبت و خدمت حاصل کی ۔ اور حضرت امام جعفر صادق رض کے فیض روحانیت سے مرتبہ کمال کو پہنچے ۔ آپ بڑے صاحب کرامات اور مقامات تھے ایک مرتبہ آپکے اشارہ سے شیر خدمت میں حاضر ہوا ۔ اور ایک دفعہ ایک حالت میں آپنے فرمایا سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمَ شَانِیْ دوسرے وقت لوگوں نے کہا ۔ کہ آپنے یہ کلمہ کہا تھا ۔ آپنے فرمایا اگر پھر میں یہ کہوں ۔ تو سزا دے شرعی دینا ۔ جب دوبارہ پھر اسی حالت میں آپکی زبان سے یہ کلمہ جاری ہوا ۔ تو بموجب ارشاد کے بعض نادان مریدوں نے چھریاں ماریں مگر آپ پر مطلق اثر نہوا ۔ ایک بے ادب نے اپنا پاؤں آپکے قدم مبارک پر رکھدیا ۔ وہ شخص فوراً کوڑھی ہوگیا ایکبار آپ دجلہ کے پار جانا چاہتے تھے کنارہ دریا پر دو جانور ملے اور چاہا کہ آپکو اپنے اوپر بٹھا کر پار پہنچائیں ۔ آپنے فرمایا ہم انپر فخر نہیں کرتے ۔ اجرت دیکر کشتی پر جائینگے ہمکو کرامت نہیں چاہئے ۔ ولادت آپکی ۱۳۶ھ میں اور وفات آپکی بروز جمعہ پندرھویں شعبان ۲۶۱ھ میں

ہوئی۔ مزار مبارک شہر بسطام میں۔ یہ شہر ملک فارس میں ہے۔ تاریخ وفات اکرم سبت
۷ حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی رضی اللہ تعالے عنہ آپ بڑے اولیاے کاملین سے غوث
زمانہ تھے۔ آپنے تربیت حضرت بایزید رح کی روحانیت سے پائی۔ اور تکمیل کو پہنچے۔ اور
ظاہری سلسلہ آپکا حضرت بایزید رح تک اسطرح ہے۔ کہ آپ مرید حضرت شیخ ابوالمظفر
مولانا ترک طوسی رح کے اور وہ مرید حضرت ابو یزید عشقی رح کے۔ اور وہ حضرت شیخ محمد مغربی
اور وہ حضرت بایزید بسطامی رح کے آپ بڑے صاحب کرامات تھے۔ ایکروز ایک جگہ آپنے زمین کھودی تو بہت چاندی
اور سونا۔ اور جواہرات نکلا آپنے سبکو پھینک کر فرمایا۔ کہ ہم خدا کو چھوڑ کر دنیا کو نہیں لیتے
ایکمرتبہ گرم تنور میں آپنے دست مبارک ڈالکر زندہ مچھلی نکالی۔ ایک دفعہ آپ پل تعمیر
فرما رہے تھے۔ اور شیخ بو علی سینا کھڑے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ اتفاقاً بسولی نیچے
گر پڑی۔ پھر وہ بسولی خودبخود آپکے ہاتھ میں آگئی۔ یہ دیکھکر شیخ حیران ہوگئے۔ ایکبار
محمود بادشاہ کو آپنے اپنا پیرہن مبارک دیا۔ جب محمود سومنات کی لڑائی پر گئے۔
اور بڑی مشکل پیش آئی۔ یعنی شکست کا وقت قریب آگیا۔ اُسوقت محمود نے پیرہن
مبارک اپنے ہاتوں میں لیکر دعا مانگی۔ کہ الٰہی اسکی برکت سے فتح دے۔ اللہ تعالے نے
انکو فوراً فتحیاب کیا۔ شب کو خواب میں آپنے محمود سے فرمایا۔ کہ تو نے میرے
پیرہن کی کچھ قدر نکی۔ اگر تو اُس سبب اسلام کے واسطے دعا مانگتا۔ تو اللہ تعالے
سبکو مشرف باسلام فرماتا۔ وفات آپکی شب عاشورہ محرم ۴۲۵ھ میں ہوئی
مزار مبارک خرقان میں ہے۔ خرقان مضافات بسطام سے ہے تاریخ وفات نایب رسول اللہ ۴۲۵
۸ حضرت خواجہ ابو علی فارمدی رضی اللہ تعالے عنہ آپنے فیض باطنی حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی سے
پایا آپکے ایک مرید حمزہ نامی کی ہانڈی جسمیں گوشت رکہا تہا۔ پہوٹ گئی۔ اور گوشت
کتا کہا گیا۔ آپنے بعد دن انکے عرض کرنیکے اُنسے فرمایا۔ کہ جو مرید اپنے پیر کا کہنا نہیں مانتا
اُسکی ہانڈی یونہی پھوٹا کرتی ہے۔ اور گوشت کتا کہا لیتا ہے۔ ولادت آپکی سنہ ۴۳۲

اور وفات چوتھی ربیع الاول ۴۲۷ھ کو ہوئی۔ مزار پر انوار طوس میں ہے۔ جسکو اب مشہد کہتے ہیں
اور مزار ہر ایک موضع ہے مضافات طوس سے ملاف زبدۂ حق تاریخ الشان بیت آپ کی

۹ حضرت خواجہ محمد یوسف ہمدانی رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ ابو علی فارمدی
سے پایا۔ اور کملاے اولیا میں سے آپ ہیں۔ آپکی تصنیفات میں سے رتبۃ الحیا۔ اور منازل السالکین
اور منازل السائرین ہیں۔ حضرت علی بن غش رضنے چند جز پائے آپنے خواب میں آنکو
بتایا کہ یہ جز میری کتاب رتبۃ الحیا کے ہیں۔ ایک شخص نے عین وقت وعظ کے بیچ آپ سے
آپسے کوئی مسئلہ دریافت کیا۔ آپنے فرمایا بیٹھ جاؤ۔ شاید مرتے وقت تم ایمان سے محروم ہو جاؤ
آخر ایسا ہی ہوا کہ وہ بادشاہ روم کے پاس سفیر ہو کر گیا۔ اور وہاں نصرانی ہو کر مرا۔
ولادت آپکی ۴۴۰ھ میں اور وفات ستائیسویں رجب المرجب ۵۳۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک
مرو میں ہے۔ جہاں ایک شہر ملک فارس میں ہے۔ ہو امام العارفین تاریخ الشان ہے

۱۰ حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمد یوسف
ہمدانی رضسے پایا۔ اور حضرت خضر علیہ السلام سے خفیہ ذکر کی تعلیم پائی۔ پہلے آپ ذکر
نفی اثبات با آواز بلند کیا کرتے تھے۔ آپ بڑے کامل و اکمل سر دفتر طبقۂ خواجگان ہیں
آپکا مرتبہ ولایت یہانتک بڑہا ہوا تہا۔ کہ روزمرہ ایک وقت کی نماز قوت باطنی سے بیت اللہ
میں پڑہا کرتے تھے۔ آپکا وصیت نامہ آداب طریقت میں مشہور ہے۔ جو خواجہ کبیر کو
آپنے تحریر فرمایا تہا۔ آپکی یہ آٹھ اصطلاحیں۔ ہوش دردم۔ نظر بر قدم۔ سفر در وطن۔ خلوت
در انجمن۔ یاد کرد۔ بازگشت۔ نگاہداشت۔ یادداشت۔ طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں
مشہور ہیں۔ اور طریقہ خواجگان کی بنا انہیں پر ہے۔ وفات آپکی بارہ ربیع الاول ۵۷۵ھ
میں ہوئی۔ مزار مبارک غجدوان میں۔ غجدوان بخارا سے قریب تین کوس کے ہے۔ مطلع

۱۱ حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپ عظماے اولیاء اور کبراے
مشائخ ترک سے ہیں۔ علم حلم۔ تقوے۔ نہایت درجہ رکھتے تھے فیض باطنی آپنے

تاریخ ولادت آپ کی [illegible]

حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحؐ سے حاصل کیا۔ اور مدت دراز تک سجادۂ ارشاد پر جلوہ افروز رہے۔
وفات آپکی غرہ شوال ۶۱۶ھ میں ہوئی۔ مزار مقدس ریوگر میں (۱۶) سولہ کوس بخارا سے ہے۔ آپکی عمر مبارک
تخمیناً ایک سو پچیس (۱۲۵) سال کی ہوئی۔ شمس ربیع ہدار تاریخ ارتحال ایشان است

۱۲ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمد عارفؒ سے حاصل کیا۔
انکے اصحاب میں آپ بڑے ممتاز اور خلوت و جلوت میں یکساں تھے۔ ایک بزرگ نے حضرت خضر علیہ السلام سے
دریافت کیا۔ کہ اس زمانہ میں کون صاحب جادۂ استقامت پر مستقیم ہیں۔ فرمایا حضرت خواجہ محمود انجیر
فغنوی۔ آپ گلکاری کا کام کیا کرتے تھے۔ خواجہ دہقان قلبی کے انتقال کے وقت آپکی روح پاک
علیین سے انکے پاس آئی۔ اور واپسی پر حضرت خواجہ علی رامیتنی رحؐ کے سر پر جو آپکے خلیفہ جلیل القدر تھے
بصورت مرغ سفید اُڑتے ہوئے گذرے اور بزبان فصیح نہایت شفقت سے فرمایا۔ کہ اے علی مردانہ ہو
اور اپنے کام میں ہردم مشغول رہو۔ اس آواز سے عجیب کیفیت طاری ہوئی کہ جس سے تمام اہل مجلس
بیہوش ہوگئے۔ ریوگر ایک گاؤں بخارا سے (۱۶) سولہ کوس ہے۔ وہاں سے غجدوان ایک کوس
شرعی ہے۔ وفات آپکی سترہ (۱۷) ربیع الاول ۷۱۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع انجیر فغنی میں
جو سات (۷) کوس بخارا سے ہے۔ بادشاہ عارفان تاریخ ارتحال ایشان است

۱۳ حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحؐ سے
حاصل کیا۔ اور بڑے زبردست اولیاء صاحب کمال و کرامات سے ہوئے۔ آپ نساجی کا کام
کرتے تھے۔ ایک روز سید آتا صاحب کا لڑکا ترک پکڑ کر لے گئے۔ سید صاحب آپکی خدمت میں آئے۔
اور یہ ماجرا بیان کیا۔ آپنے فرمایا جب تک لڑکا نہ آئیگا میں کھانا نہ کھاؤنگا۔ تھوڑی دیر گذری کہ لڑکا
آپکے پاس آگیا۔ ایک روز بیس شخصوں نے یکے بعد دیگرے آپسے عرض کیا کہ آج آپ میرے مکان پر
کھانا تناول فرمائیں۔ آپنے ہر شخص سے اقرار کر لیا۔ اور شام کو ایک ہی وقت سب کے مکانوں پر موجود تھے
ایک دفع آپکے ایک غلام نے عرض کی کہ حضرت میں مثل آپکے ہو جاؤں۔ پس آپکی توجہ سے وہ بالکل
صورت و سیرت میں مثل آپکے ہوگیا۔ مگر پھر چالیس دن زندہ رہا۔ خوارزم میں آپنے اسی طرح فیض

جاری کیا کہ ہر روز دو مزدوروں کو بلاتے اور انکو وضو کرا کر ذکر آہی کراتے اور اپنی توجہ دینے لگتے تھا ہو کم
نورانی کرتے اور شام کو مزدوری دیکر رخصت فرماتے۔ اسطرح ہزار ہا آدمیوں کو گروہ اولیاء میں داخل
کر دیا۔ وفات آپکی بروز دوشنبہ ستائیسویں (۲۷) رمضان المبارک سنہ ۷۲۱ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر خوارزم
میں ہے جو ملک فارس میں ہے۔ رامتین قصبہ ہے۔ بخارا سے چھ (۶) میل پر۔ نساج افتح و تشدید۔
بافندہ کشف اللغات۔ مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں سہ

گرنہ علم حال فوق قال بودے کے شدے		بندۂ اعیان بخارا خواجۂ نساج را	

ایک مشہور شہر خوارزم میں ہے۔ بفضد ولست و یک ز ہجرت بود رفت آن شبلی و جنید زمان
۱۴ حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ علی رامیتنی رضہ سے پایا
اور اولیاء اولوالعزم سے ہوئے۔ جب آپ کوشک ہندوان مسکن حضرت خواجہ سید بہاء الدین
نقشبند رضہ سے گذرتے تو فرماتے کہ یہاں سے ایک شخص کی خوشبو آتی ہے جسکی قدموں کی
برکت سے یہ کوشک ہندواں قصر عرفان ہو جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا وفات آپکی دسویں (۱۰) جمادی الآخر
۷۵۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سماس میں ہے۔ جو قریب بخارا کے ہے۔ ہادی و اصلین باصفا
۱۵ حضرت سید امیر کلال رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ ولی مادرزاد تھے۔ ابتدائی زمانہ شباب میں
آپکو کشتی کا شوق تہا۔ ایکروز حضرت خواجہ محمد بابا سماسی جہاں آپ کشتی لڑ رہے تھے تشریف لیگئے
اور آپ کو دیکھا۔ آپنے فرار ہو کر دوڑے اور حضرت کے قدم مبارک پر گرے۔ اور پھر مرید ہو کر
فیض باطنی حاصل کیا۔ اٹھائیس (۲۸) برس آپ حضرت پیر و مرشد کی خدمت میں رہے۔ اور جامع علوم
شریعت و طریقت حقیقت و معرفت ہوئے۔ کام آپ زراعت کا کیا کرتے تھے۔ وفات آپکی
بروز پنجشنبہ بوقت بعد نماز فجر پندرہویں (۱۵) جمادی الثانی ۷۷۲ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سوخاریہ میں ہے
جو مضافات بخارا میں ہے۔ صاحب انوار عرفان بود تاریخ ارتحال ایشان ہست
۱۶ حضرت خواجۂ خواجگاں پیر پیران امام الطریقۃ سید بہاء الدین نقشبند مشکلکشا رضی اللہ تعالےٰ عنہ
آپ سرحلقۂ خواجگان نقشبند اور امام الطریقہ ہیں بچپن سے آپکے چہرۂ مبارک سے آثار کرامت

اور ہدایت ظاہر تھے۔ اور حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ کی فرزندی میں سرفراز تھے سلوک فیض باطنی
حضرت سید امیر کلال رحمۃ سے پایا۔ اور تکمیل حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ کے روحانیت سے
پائی۔ حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ کے وقت سے حضرت سید امیر کلال رحمۃ تک حضرات طریقت
ذکر جہر بھی کرتے تھے۔ آپنے جہر چھوڑ کر خفی کو جاری فرمایا۔ آپ اس طریقہ عالیہ میں بڑے صاحب کرامت
و ولایت ہیں۔ ایک روز آپنے حضرت خواجہ علاء الدین رحمۃ کے پاؤں پر اپنا قدم مبارک رکھدیا۔
اُسیوقت تمام عالم اُن پر منکشف ہوگیا۔ حضرت مولانا محمد عارف رحمۃ خوارزم میں تھے۔
آپنے بخارا میں تمام حال اُنکا بیان کردیا۔ جب لوگوں نے تحقیق کیا تو اسیطرح پایا۔ جو آپنے بیان
کیا تھا۔ ایکمرتبہ آپنے ایک حالت میں حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ سے فرمایا۔ کہ مرجاؤ۔ وہ فوراً مرگئے۔
پھر باشارۂ غیبی فرمایا کہ زندہ ہوجاؤ۔ وہ زندہ ہوگئے۔ ایک شخص ایک رات اپنی محبوب کے ساتھ
بوس وکنار میں رہا۔ اور صبح کو آپکی خدمت میں حاضر ہوکر اشتیاق زیارت اور آپکی محبت کا اظہار
کیا۔ آپنے فرمایا واہ صاحب رات کو وہ کام کرو۔ اور دن میں ہمسے یوں کہو۔ ہمسے محبت رکھنے والے
اُس کام کو ہرگز نہیں کرتے ہیں۔ وہ شخص یہ سنکر نہایت شرمندہ ہوئے۔ اور سار فعل بد سے
سچی توبہ کی۔ ولادت آپکی ماہ محرم الحرام ۷۱۸ھ میں۔ اور وفات شب دوشنبہ تیسری ربیع الاول
۷۹۱ھ میں ہوئی۔ مزار پر انوار قصبہ عارفاں کہ جو تین میل بخارا سے ہے۔ قصر عرفان تاریخ
۱۷ حضرت خواجہ محمد علاؤ الدین عطار رضی اللہ تعالی عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ سید بہاؤالدین نقشبندؒ
سے حاصل کیا۔ آپ جامع علوم ظاہری و باطنی بڑے صاحب کرامت ولایت ہیں۔ آپ لیاقت بہ
عالی رکھتے تھے۔ کہ جناب حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ سے قبل مسند ارشاد پر بیٹھے تو تمام اصحاب حضرت
خواجہ بزرگ رحمۃ نے دوبارہ آپکے دست مبارک پر بیعت کی۔ ایک گروہ معتزلیوں پر آپنے نظر ہدایت
ڈالی۔ فوراً انکار حق سبحانہ تعالی انکے دلوں سے جاتا رہا۔ ایک دفعہ آپکے ایک مرید نے کسی عورت پر نظر
ڈالی۔ جب آپکی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپنے غصہ سے فرمایا۔ کہ وہ بات بیان کردونگا ورنہ میں
بتادونگا۔ یہ سنکر وہ نہایت شرمندہ ہوئے۔ اور عرض کرکر توبہ کی۔ وفات آپکی شب چہارشنبہ کو

بعد نماز عشاء کے بیسویں تاریخ رجب ۸۰۲ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع قو تجھانیاں میں ہے۔
جو کہ ملک ماوراء النہر میں ہے۔ شمس عارفان تاریخ وفات شریف آپکی ہے

حضرت مولانا محمد یعقوب چرخی رضی اللہ تعالے عنہ آپ بڑے اصحاب کامل و اکمل حضرت خواجہ بہاؤ الدین ۱۸
نقشبند رح کے تھے۔ باطنی فیض آپنے حضرت خواجہ محمد علاء الدین عطار رح سے پایا۔ آپنے کلام اللہ
شریف کے آخر کی دو پاروں کی تفسیر لکھی ہے۔ اور بڑے اسرار اسمیں لکھے ہیں۔
انکو دیکھنے سے ذوق و شوق بہت ہوتا ہے۔ آپسے ایک روز حضرت خواجہ نقشبند رح نے فرمایا
تہا۔ کہ تمہارا ہاتھ گویا میرا ہاتہ ہوگا۔ اور جو تمسے مرید ہوگا۔ وہ بعینہ میرا مرید ہوگا۔ آپ موضع چرخ
کی رہنے والے تھے۔ وفات آپکی پانچویں صفر ۸۵۱ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع الغنتو یہ موضع ملک
خراسان میں واقع ہے۔ شمس الہدایت تاریخ وصال کی ہے

حضرت خواجہ ناصر الدین المعروف بہ خواجہ عبید اللہ احرار رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپ ولی مادر زاد تہے ۱۹
آپنے فیض حضرت مولانا یعقوب چرخی رح سے پایا۔ اور ایک نور کامل ہو گئے۔ حضرت مولانا
ممدوح رح نے آپکی نسبت فرمایا ہیکہ طالبان حق میں طالب ایسا ہونا چاہئے۔ آپ بڑے
صاحب کرامت اور ولایت تہے۔ حضرت خواجہ ترک ثانی آپکے مرید ایکروز ہوا پر اڑتے ہوئے جاتے تہے
آپنے یہ گستاخی انکی دیکھکر تمام حال سلب فرمالیا۔ اس بات پر وہ آپکے دشمن جانی ہو گئے۔
ایک روز تنہا پاکر چاہا کہ مار ڈالوں۔ اور قریب جاکر چاہتے تہے کہ چھری ماریں اسوقت فوراً
آپ ایک چرواہی کی شکل میں انکو ظاہر ہوئے۔ انہوں نے حیران ہوکر تامل کیا۔ آپنے انکی ہاتہ سے
چھری چھینکر اور اپنی اصلی صورت میں ہوکر فرمایا۔ کہ بتا اب میں تیرا کیا حال کروں۔ وہ قدم
مبارک پر گر پڑے اور توبہ کرکے معافی چاہی۔ آپنے انکا قصور معاف فرمادیا۔ اور جو حال سلب
فرمایا تہا۔ عطا فرمادیا۔ سبحان اللہ کیا آپکی رحمت تہی۔ شیخ ابو سعید جو آپکی معتقدوں میں سے تہے
وہ ایکروز اپنے مکان میں ایک عورت جمیلہ پر ہات ڈالنا چاہتے تہے۔ ناگاہ حضرت کی آواز
انہوں نے سنی کہ فرماتے ہیں۔ ای ابو سعید کیا کرتا ہے۔ ابو سعید ہی آپکی آواز سے نہایت

منفعل ہوے۔ اور اُس فعل ناجائز سے بچ گئے۔ ایکبار چند خادم آپکی بازار کو گئے تھے۔ ایک صاحب خوشجمال کو دیکھنے لگے۔ دوسرے نے منع کیا۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ میں شہوت نفسانی سے نہیں دیکھتا ہوں۔ جب واپس آئے قبل اسکے کہ کچھ کہیں آپنے فرمایا کہ میں تو ابتک نفس کے مکر سے مطمئن نہیں ہوں۔ آپ کب سے ایسے ہوگئے۔ کہ بدون شہوت نفسانی کے دیکھنے لگے۔ وہ بہت شرمندہ ہوے اور توبہ کی۔ جو خطرہ کسیکے دلمیں بُرا آتا تھا۔ آپ فوراً بنظر ہدایت ظاہر فرما دیتے تھے۔ ولادت آپکی ماہ رمضان المبارک ۸۰۶ھ میں اور وفات بروز شب دوشنبہ انتیسویں (۲۹) ربیع الاول ۸۹۵ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک سمرقند میں ہے۔ خواجۂ عابدان عبیداللہ

۲۰ حضرت مولانا محمد زاہد رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آپ اقربا سے حضرت مولانا یعقوب چرخی رضہ سے ہیں۔ فیض باطنی حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا۔ آپ انکی بڑے مقبولوں اور عاشقوں اور محرموں میں تھے۔ اور جامع علوم ظاہر و باطن تھے۔ مرید ہونیسے پہلے ہمیشہ زہد و ریاضت میں مشغول رہتے تھے۔ ایکروز باشارۂ غیبی حضرت خواجہ احرار رضہ کی خدمت فیضدرجت میں آئے اور بیعت کی۔ اور آناً فاناً میں تکمیل کو پہنچے۔ اور اُسیوقت آپکو حضرت خواجہ رضہ نے صاحب ارشاد کیا۔ آپنے ایک عالم کو اپنے فیضان سے مالا مال کیا۔ وفات آپکی غرۂ ربیع الاول ۹۳۶ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک موضع وخش میں ہے۔ یہ مضافات ملک حصار سے ہے۔ ولی شیخ تاریخ ہے

۲۱ حضرت مولانا خواجہ درویش محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپ برادر ہمشیرزادہ بھی حضرت مولانا محمد زاہد کے تھے۔ اور خلیفہ بھی۔ آپکی بیعت ہونیکے بعد پندرہ (۱۵) برس تک نہایت مشکل زہد و ریاضت کی۔ ایک روز سخت بھوک کی حالتمیں آپ آسمان کی طرف دیکھنے لگے۔ اُسوقت حضرت خضر علیہ السلام آئے اور فرمایا کہ حضرت خواجہ محمد زاہد رضہ کی خدمت میں جاؤ اور اُنسے صبر و قناعت سیکھو۔ آپ اُنکی خدمتمیں آئے۔ اور کمال کو پہنچے۔ ایک مدت تک آپ مسند ارشاد پر رونق افروز رہے اور عالم کو دولت فیض سے مالا مال کیا۔ وفات آپکی اُنیس محرم ۹۷۰ھ کو ہوئی۔ مزار مبارک موضع اسفرار میں جو مضافات شہر سبز ملک ماوراء النہر سے ہے۔ زہی شیخ ابدال تاریخ گشت

۲۲ حضرت مولانا محمد خواجگی امکنگی رضی اللہ تعالےٰ عنہ آپنے فیض باطنی والد ماجد حضرت مولانا درویش محمد
سے پایا۔ آپ بڑے کامل و اکمل ہوئے۔ تیس برس تک اپنا کمال چھپائے رہے۔ ایکمرتبہ
تین آدمی آپکے امتحان کرامت کیلئے آئے۔ اور جو جو کچھ اپنے دل میں سوچا اور چاہا تھا۔
آپنے وہی فرمایا۔ اور ارشاد کیا۔ کہ اس گروہ کا حال مختلف ہے۔ انکے پاس امتحان کی ارادہ
سے آنا نہ چاہئے۔ ایسی خیالات کے سبب سے انکے برکات سے محرومی رہتی ہے۔ انکے
دیکھنے کو خالصاً للہ آنا چاہئے۔ ایک دفعہ عبداللہ خاں والی توران نے آپکو خواب میں جناب سالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتمیں کربستہ حاضر دیکھا۔ جب خواب سے بیدار ہوا تو آپسے ملا۔ اور بیحد تکریم
قدمبوس ہوا۔ ولادت آپکی ۹۱۸ھ میں اور وفات آپکی بائیسویں شعبان ۱۰۰۸ھ میں ہوئی۔
مزار مبارک قصبہ امکنگ میں ہے۔ جو شہر بخارا سے تین میل ہے۔ مرکز دائرہ قطبیت تاریخ ہے

۲۳ حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آپ سمرقند کے رہنے والے تھے۔
اول آپنے حضرت خواجہ احرار رض کی روحانیت سے تربیت پائی۔ پھر بہ بشارت حضرت
خواجہ احرار رض حضرت مولانا خواجگی امکنگی رض کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔
اور مرید ہو کر فیض باطنی حاصل کیا۔ اور فقط تین دن میں کامل و اکمل ہو گئے۔ پھر حضرت
پیرو مرشد کی خدمت سے باجازت رخصت ہو کر دہلی میں تشریف لائے۔ دہلی میں بھی
بڑی کرامتیں آپسے ظاہر ہوئیں۔ اور آپ بہت جذب و عشق رکھتے تھے۔ اور بہت کم سوتے
اور نہایت قلیل کھانا تناول فرماتے اور بہت ہی کم بات کرتے تھے۔ شیخ چاند نامی مردہ تھے
آپنے انکو اپنے سینۂ فیض گنجینہ سے لگایا۔ فوراً وہ مرض انکا جاتا رہا۔ ایکروز ایک لڑکا قلعہ
پر سے گر کر مر گیا۔ آپنے فرمایا۔ یہ مرا نہیں ہے صدمہ کیوجہ سے یہ حالت ہو گئی ہے۔
یہ فرما کر اس لڑکے کو آپ اٹھا کر اپنے حجرہ میں لیگئے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد اسکا ہاتھ
پکڑے ہوئے آپ باہر لائے۔ اور فرمایا کہ دیکھو یہ مرا نہیں تھا۔ لوگ حیران ہو گئے۔
(۲۵)
ولادت آپکی ۹۷۱ھ میں اور وفات پچیسویں جمادی الآخر ۱۰۱۲ھ میں اکتالیس برس کی عمر شریف

میں ہوئی۔ مزار مبارک دہلی میں بیرون شہر اجمیری دروازہ ہے۔ بحر مغفرت بود تاریخ وفات ہے

۲۴ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سردار طریقہ نقشبندی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپنے فیض باطنی حضرت خواجہ باقی باللہ رح سے حاصل کیا۔ آپ بڑے کامل و اکمل پیشوائے طریقہ تھے اور آپ مرتبہ نہایت کے صاحب کرامت و ولایت و ہدایت تھے۔ تمام عالم میں آپکے فیضان کی ابتک دھوم ہے۔ اور رہیگی۔ اس واسطے کہ آپ تو مجدد الف ہیں۔ یہ مرتبہ عالی تو خاص آپہی کا ہے۔ آپکے حالات بیان سے باہر ہیں۔ آپکی تعریف کرنا محال ہے۔

کتاب مقامات سعیدیہ میں لکھا ہے کہ آپکے پیر و مرشد حضرت خواجہ صاحب رح نے فرمایا۔ شیخ احمد جی ایک آفتاب ہیں کہ جسکی روشنی میں ہم جیسے ستارے ہزاروں گم ہیں۔ آپکی فضائل و معارف آپہی کے مکتوبات شریف سے ظاہر ہوتے ہیں۔ ولادت شریف آپکی نو سو اکہتر ۹۷۱ سنہ میں اور وفات شریف اٹھائیسویں (۲۸) صفر ۱۰۳۴ سنہ میں ہوئی۔ عمر شریف آپکی ترسٹھ (۶۳) سال کی ہوئی مزار مقدس و منور سرہند شریف میں ہے۔ ظلی محمدؐ بود تاریخ وفات ہے

۲۵ حضرت عروۃ الوثقٰی خواجہ شیخ محمد معصوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپکی تعریف بھی بیان سے باہر ہے اس جگہ اتنی کافی ہے کہ آپ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح کے منجھلے صاحبزادہ اور دوسرے خلیفہ ہیں۔ آپکے انوار سے عالم منور ہے۔ اور آپکے فیضان سے جہان مستفیض ہے۔ ولادت آپکی گیارہویں (۱۱) شوال ۱۰۰۷ سنہ یا ۱۰۰۹ سنہ میں اور وفات بروز شنبہ نویں (۹) ربیع الاول ۱۰۷۹ سنہ میں ہوئی۔ مزار مقدس سرہند شریف میں قریب روضہ مبارک حضرت امام ربانی رح کے

۲۶ حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ آپ پانچویں فرزند لخت جگر عروۃ الوثقٰی خواجہ محمد معصوم رح کے ہیں۔ آپ کمالات ظاہری و باطنی و استقامت شریعت و ثبات طریقت میں مثل اپنے پدر بزرگوار کے تھے۔ اور آپہی سے فیض باطنی حاصل کیا۔ ولادت آپکی ۱۰۴۹ سنہ میں اور وفات بیسویں (۲۰) جمادی الاولیٰ ۱۰۹۶ سنہ کی رات میں ہوئی۔ مزار مبارک آپکا سرہند شریف میں قریب روضہ مقدس حضرت امام ربانی رح جنوب کی جانب ہے۔

٢٧ حضرت سید السادات سید نور محمد بدایونی رضی اللہ تعالے عنہ۔ آپنے فیض باطنی حضرت
خواجہ شیخ سیف الدین رحمۃ سے حاصل کیا۔ آپ پندرہ (۱۵) برس تک مست بیہوش رہے۔ آپکی
کئی روز کا کھانا۔ یعنی نان جویں پکا لیتے تھے۔ اور جب بہت بھوک معلوم ہوتی تو ایک ٹکڑا توڑ کر
کھا لیتے۔ اتباع سنت کی حالت یہانتک تھی۔ کہ ایک روز پاخانہ میں بھولے سے
سیدھا پاؤں رکھدیا تھا۔ اسکی وجہ سے تین دن تک فیض بند رہا۔ کثرت مراقبہ سے پشت
مبارک میں خم ہوگیا تھا۔ ہمیشہ آپ اہل دنیا سے بہت گھبراتے تھے۔ جب کبھی کسی سے
عاریتاً کوئی کتاب منگاتے تو تین روز تک اُس کتاب کو ہاتھ نہ لگاتے تھے۔ اور فرماتے
تھے کہ غفلت دنیادارونکی مثل غلاف کے لپٹی ہوئی رہے۔ ایکدفعہ ایک فاحشہ عورت نے
آپکے ایک مرید کو زنا پر آمادہ کیا۔ عین موقع قربت پر آپکی نورانی صورت دونوں کے درمیان
حائل ہوگئی۔ وہ عورت گھبرا کر چلانے لگی۔ اور مرید نے نہایت منفعل ہوکر توبہ کی۔ آپکی کرم
سے دونوں عذاب زنا سے بچ گئے۔ وفات آپکی گیارہویں (۱۱) تاریخ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۵ میں ہوئی
مزار مبارک باہر موضع غیاث پور جنوب کی جانب قریب نالہ کے زمین زراعت میں خام ہے۔
یہ موضع دہلی سے پانچ کوس ہے۔

٢٨ حضرت محمد شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جاناں مظہر شہید رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ آپنے فیض باطنی
حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ سے سولہ (۱۶) برس کی عمر میں حاصل کیا۔ اور کمالات مجددیہ
کو پہنچے۔ آپ بڑا جذب و عشق رکھتے تھے۔ اور اتباع سنت پر نہایت مستقیم تھے
کرامتیں آپسے بجد و نہایت واقع ہوئی ہیں۔ ایکمرتبہ محمد قاسم عظیم آبادی آپکے مرید قید ہوگئے
اُنکے بھائی نے آپسے عرض کیا۔ فرمایا کہ اُنکا ہمارے پاس خط آیا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ
کل کو وہ چھوٹ آوینگے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایکدفعہ قبرستان میں ایک شخص نے ہمراہ تھا
ایک قبر کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ کہ یہ قبر میرے دوست کی ہے۔ اسکا حال بیان
فرمائیے۔ آپنے فرمایا کہ تو جھوٹ کہتا ہے یہ قبر ایک عورت کی ہے تیری دوست کی نہیں ہے

وہ نہایت شرمندہ ہوا۔ واقعی وہ قبر عورت کی ہی نکلی۔ ولادت آپکی گیارہویں رمضان المبارک سنہ ۱۱۱۱ھ بروز جمعہ بوقت صبح اور شہادت شب شنبہ دسویں محرم الحرام ۱۱۹۵ھ میں ہوئی۔ ایک ناحق پرست نے آپکے سینہ مبارک پر طپنچہ کی گولی ماری۔ آپ اس صدمہ سے بیہوش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد ہوش ہوا تو فرمایا۔ الحمدللہ۔ جو آرزو تھی بر آئی۔ بادشاہ نے نام قاتل کا دریافت کیا۔ آپنے نہ بتایا۔ اور فرمایا۔ کہ ہمنے اپنا خون بخشدیا۔ اور پھر فرمایا کہ زندہ کے مارنے پر قصاص ہے۔ مردہ کے مارنے پر نہیں ہے۔ مزار پر انوار شہر دہلی میں اندر خانقاہ حضرت شاہ غلام علی رضی اللہ تعالے عنہ میں۔

۲۹ حضرت مجدد مائۃ محمد عبداللہ معروف شاہ غلام علی رضی اللہ تعالے عنہ آپ ملک پنجاب شہر پٹیالہ میں پیدا ہوئے۔ جب سن بلوغ کو پہنچے تو بہ الہام غیبی وہاں سے دہلی میں تشریف لائے۔ اور مشائخ وقت سے ملے۔ اور بائیس (۲۲) سال کی عمر میں حضرت مرزا صاحب رح کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر مرید ہوئے۔ اور ۱۱۸۰ھ میں تکمیل کو پہنچے۔ اور خرقۂ خلافت پایا۔ اور بعد شہادت حضرت پیر روشنضمیر آپکے جانشین ہوئے۔ اور ہزارہا آدمیوں کو دولت فیض سے مالامال کیا۔ ابتدائی زمانہ میں آپ ہر روز سوائے چوبیس ہزار (۲۴۰۰۰) ورد ذکر کے دس پارہ قرآن مجید کے پڑھتے۔ اور دس ہزار مرتبہ ذکر نفی واثبات کرتے تھے۔ آپکی نسبت ایسی قوی تھی۔ کہ تمام خانقاہ پرنور رہتی تھی۔ اکثر فاسق وفاجر اور کافر آپکی توجہ سے تائب ہوتے تھے۔
ایک روز ایک برہمن کا جوان لڑکا کہ بہت خوبصورت تھا۔ آپکی محفل مبارک میں آیا۔ آپ اُسکی طرف متوجہ ہوئے۔ وہ فوراً بیقرار ہوا اور اُسیوقت زنار توڑکر مسلمان ہوا اور آپکے خدام میں داخل ہوکر دولت باطنی سے مالامال ہوا۔ ولادت آپکی ۱۱۵۶ھ میں اور وفات بائیسویں تاریخ ماہ صفر ۱۲۴۰ھ میں شنبہ کو ہوئی۔ مزار مبارک دہلی میں اندر خانقاہ کے پہلو میں پیر بزرگوار حضرت مرزا صاحب رح کے ہے۔

۳۰ حضرت شاہ ابو سعید رضی اللہ تعالے عنہ آپ حضرت عروۃ الوثقےٰ۔ خواجہ محمد معصوم رح بن حضرت

امام ربانی مجدد الف ثانی رح کی اولاد میں ہیں۔ آپکی فیض باطنی حضرت شاہ غلام علی رح سے پایا۔ اور تھوڑی مدت میں آپ بڑے کمال کو پہنچے۔ کرامتیں آپسے متواتر ہوتی تھیں۔ ایک بار آپنے گاڑی بھری ہوئی دریا میں ڈلوادی۔ وہ پانی پر ایسی چلتی تھی جیسے زمین پر چلتی ہے۔ گاڑیبان یہ کرامت دیکھکر ایمان لایا۔ اور آپکا بڑا معتقد ہوا۔ ایکروز آپ دہلی کے قلعہ میں تشریف رکھتے تھے۔ وہاں ایک شہزادہ نے عرض کیا کہ مینے کبھی کسی بزرگ کی کرامت نہیں دیکھی ہے۔ یہ سنکر آپنے ایک نعرہ مارا کہ جسکے سنتے ہی تمام حاضرین بیہوش ہوکر گر پڑے۔ اس کرامت سے سب لوگ نہایت معتقد ہوئے۔ ولادت آپکی ریاست رامپور میں دوسری تاریخ ذیقعدہ ۱۱۹۶ھ میں اور وفات آپکی بمقام ریاست ٹونک شنبہ کے دن بتاریخ یکم شوال ۱۲۵۰ھ میں ہوئی۔ مزار مبارک شہر دہلی اندر خانقاہ موصوف پہلو میں اپنے پیر بزرگوار کے ہے۔

۴۱ حضرت شاہ احمد سعید رضی اللہ تعالے عنہ آپ مشائخ زمانہ میں یکتا تھے۔ آپکی نسبت نہایت درجہ قوی تھی۔ بڑے بڑے عالم فاضل حاضر ہوتے۔ اور زمرۂ خدام میں داخل ہوکر دولت معرفت سے مالامال ہوتے۔ اکثر فساق فجار اور کفار آپسے ہدایت پاتے۔ ہزاروں آپسے صحبت رکھنے کی بدولت مرتبۂ ولایت کو پہنچے۔ آپکی فیض باطنی حضرت شاہ غلام علی رح سے پایا۔ اور مرتبۂ کمال کو پہنچکر خلافت پائی۔ چونکہ آپکے پدر بزرگوار حضرت شاہ ابو سعید رح بھی حضرت شاہ غلام علی رح کے خلیفہ تھے اور آپنے انسے بھی فیض باطنی حاصل کیا تھا۔ اس سبب سے اسم مبارک شجرۂ عالیہ میں رکھا ہے۔ ولادت آپکی غرۂ ربیع الآخر ۱۲۱۷ھ میں اور وفات سہ شنبہ کے دن دوسری تاریخ ربیع الاول ۱۲۷۷ھ میں ہوئی۔ مزار پر انوار مدینہ منورہ بقیع میں قریب قبۂ مطہر امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالے عنہ قبلہ کی جانب ہے۔

۴۲ حضرت مولانا و مرشدنا میاں محمد ولی النبی صاحب فاروقی نقشبندی مجددی مد ظلہ العالی۔ آپکی فیض باطنی حضرت شاہ احمد سعید رح سے پایا۔ حضرت شاہ صاحب آپسے نہایت خصوصیت رکھتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے مولوی ولی النبی صاحب اسم با مسمے ہیں۔ اور ہمارے دوستوں میں ہمکو یہ محبوب تر ہیں آ

آپکی حلم سے سب آپکو جانتے والے بخوبی واقف ہیں آپکے فیضان سے ہزارہا آدمی فیضیاب ہو گئے اللہ تعالیٰ
یہ فیض آپکا اس صورت میں تادیر قائم رکھے۔ آپکے اوصاف اگر کچھ بھی بیان کئے جاویں۔ تو یہ رسالہ ایک بڑی کتاب ہو جاوے آپکے ان
پانچ خلیفہ ہیں منشی شیخ محمد رشید علیخاں صاحب صدیقی حاجی مولوی محمد مجتبیٰ خانصاحب پائندہ خانصاحب ولایتی کہ جنسے غزنی میں فیض
جاری ہو رہا ہے۔ مولوی سید عبد العزیز صاحب رئیس سینٹھہ ضلع بلند شہر جنسے بانگی ہر خورد و کلاں فیضیاب و بہرہ یاب ہیں
۴۳ مولوی سید محمد حسین صاحب رئیس سلیم پور جو قریب غازی پور کے پورب کی جانب چہ کوس پر ہے۔
حضرت محمد رشید علیخاں صاحب معروف بہ منشی صاحب یعنی مد ظلہ العالی۔ اول آپنے فیض باطنی حضرت
حافظ محمد عباس علیخاں صاحب اپنے چچا زاد بھائی رئیس امروہہ سے حاصل کیا۔ اور خلافت پائی
بعدہٗ آپکا ظرف عالی دیکھکر حضرت حافظ صاحب ممدوح نے آپکو حضرت مولانا و مرشدنا
محمد ولی النبی صاحب مد ظلہ العالی کی خدمت اقدس میں پہنچایا۔ یہاں آپنے فیض پایا۔
اور تمام و کمال مقامات مجددیہ حاصل کرکے بمقام دہلی خانقاہ شریف میں بروز عرس حضرت
صاحب رضی اللہ عنہ مجمع کثیر میں خلافت و خلعت سے معزز و ممتاز ہوئے۔
حضرت مولانا و مرشدنا نے اپنے دست مبارک سے آپکے فرق مبارک پر عمامہ باندھا اور خرقہ پہنایا
اِس شان سے خلافت حضرت قبلہ و کعبہ کے خلفا میں آپ ہی کو ہوئی ہے۔
ایک مرتبہ حضرت صاحب قبلہ و کعبہ نے حضرت منشی صاحب قبلہ سے اِس احقر کی موجودگی میں فرمایا
کہ منشی صاحب اب آپ حلقہ میں شریک ہونے کے واسطے نہ آیا کیجیے اسواسطے کہ اب مجھ میں اور
اور آپ میں کوئی فرق نہیں رہا ہے۔ جو میں ہوں۔ وہی آپ ہیں۔ اب اگر حلقہ کے وقت
آپ ہوتے ہیں تو حضرت صاحب قبلہ و کعبہ آپ کو رخصت فرما دیتے ہیں۔ بلکہ خود اندر دولتخانہ
کو تشریف لیجاتے ہیں۔ اس غرض سے کہ خدام کو آپ توجہ دیں۔ ولادت شریف آپکی پیر کے دن
بتاریخ دسویں شوال ۱۲۶۵ھ کو ہوئی۔ آپکا اسم مبارک تاریخی ہے۔ اللہ تعالیٰ بطفیل حضرت نعمت
آپکی سلامتی میں اس احقر العباد کو اپنی محبت و معرفت عطا فرماوے۔ اور خاتمہ بخیر کرے۔ آمین ثم آمین

تمت

نسب نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات

الٰہی تو ہے ہر کہیں جلوہ گر — یہ قسمت مری جو نہ آئے نظر
میسر مجھے وہ عبادت نہیں — وہ دل آشنائے حقیقت نہیں

نہیں دخلِ نقصاں تری ذات میں — تو یکتا ہے کامل ہے ہر بات میں
نہ تو خواہش ہے صبح و مسا — ہیں ذرات پابندِ حکمِ ہوا

تو خلاق و رزاق ہے لاشریک — تو سب سے جدا اور سب کا شریک
کوئی لکھے کس طرح تیری ثنا — نہ ہمسر کوئی نہ ثانی ترا

تو قادر توانا ہے تو سب پہ بالا — رہِ حمد کا طے ہو کیا مرحلہ
گنہ میں نے دن رات لاکھوں کیے — انہیں بخش دے تو نبی کے لئے

سوا تیرے کس سے کروں التجا — تجھی سے ہے امیدِ عفو و عطا
ٹھہر اے قلم ہے ادب کا مقام — بس اب ہے نبی پہ درود و سلام

سلام

صلوٰۃ و سلام احمدِ پاک پر — حبیبِ خدا شاہِ لولاک پر
السلام علیک اے شہ دوسرا — سلام علیک اے [illegible]

رسولوں کے سرور سلام علیک — خلائق کے رہبر سلام علیک
سلام علیک اے شہِ انس و جاں — سلام علیک اے شفیعِ جہاں

نبیِ مکرم سلام علیک — رسولِ معظم سلام علیک
سلام آپ پر آلِ دیندار پر — اور اصحاب و ازواجِ اطہار پر

نسب نامہ مع تمہید

بس اب حمد لکھتا جو خامہ ہے — ولی نبی کا نسب نامہ ہے
مگر اصل مطلب سے پہلے بیاں — وہ احوال ہے قصہ کا منہ بیاں

ہوا جس سے خلقت کا آغاز تھا
اور انکی ہیں پُر نور سالت مآب
عیاں علم حق سے ارادہ ہوا
کیا پانی سے موج کو آشکار
زمیں سے عیاں صورت خاک کی
نیا جلوہ اپنا ہویدا کیا
ملقب کیا لفظ آدم کے ساتھ
ہوئے شیث پھر انکے نور نظر
خدائے جہاں نے بعد کردگار
بیاں ہیں انکے پسر بےحساب
ہوئے انکے پیدا وہ عالی مقام
خدا نے جو فرزند انکو دیا
جو شالخ سے عابر کو پیدا کیا
کیا انسے شالخ کو دہر میں
خدا نے جو لعسان اپنا کیا
پھر انکے پسر دین کے بادشاہ
یہ ثابت ہے نابت تھے انکے پسر
کئی بعد دیگر ہوئیا ہوئے
دیا انکو فرزند عالمیتام
نظر سے ہوئے مالک ذی حشم
لوئی انکے بیٹے پہ کعب کے

یہ نقشہ کھینچا تھا بعدہ ہزار
ہوئے انسے خلقت میں سب فیضیاب
ارادے سے قدرت کو پیدا کیا
بنی موج سے جہاگ انجام کار
نشانی ہے جو قدرت پاک کی
زمیں پر خلیفہ کو پیدا کیا
وہ کرتا رہا شکر ہر دم کے ساتھ
نبوت کے اکرام سے بہرہ ور
کیا انسے قینان کو جلوہ گر
پھر اخنوخ فرزند رفعت مآب
جنہیں خلق کہتی ہے سلامت تمام
ملقب جہاں میں اُسامہ ہوا
کیا انکو فرزند فالغ عطا
خدا نے کرم پھر اک شہر میں
براہیم کو اُنسے پیدا کیا
نبی اکرم ذبیح اِلٰہ
اور انسے سلامان ہوئے جلوہ گر
تہ آسمان عالم آرا ہوئے
کہ تھا مُدرکہ جنکا مشہور نام
اور انسے فہر کو کیا محترم
عدی ابن مُرّہ ہے انکی پیدا ہوئے

کہ ذاتِ خدائے جہاں ہے قدیم
انہیں کے سبب سے ہوا جو ہوا
پس خدمت بنا اک گہر
وہی جہاگ پھر جم گئی ہر کہیں
پس پشت بعد وہی شمار
بنایا آدمی خازن اسرار کا تو
نبوت کا خلعت عنایت کیا
انوش انکی فرزند والا تبار
جو انکی پسر کاتب دے قسلم
پسر انکا جو نیک انجام تھا
کیا نوح کو حق نے انکا پسر
پھر ارفخشد و شالخ با خبر
ہوئے اُنسے ارغو تہ آسماں
دل افروز ناخور انکے ہوئے
ہوا فضل یہ خاص رب جلیل
خلف انکی قیدار پیدا ہوئے
ہمیسع اد و ادد عدنان نام
پھر الیاس کو حق نے ظاہر کیا
ہوئی پُشت در پُشت فخر جہاں
پھر انسے خزیمہ کنانہ ہوئے جلوہ گر
انکو رہ نکو نام نیکو صلاح

ہوئی اُسکی تو صفات عظیم
طفیل انکے ہوگا جو ہوگا سارا
گہر سے کیا پانی کو جلوہ گر
بنی یک شتی نام جسکا زمیں
اسی خاک سے حق نے با صد وقار
کرم کیا مجلا ابرار کا تو
سرفراز اعزاز و عظمت کیا
ہوئے عالم افروز لیل و نہار
تو مہلائیل سے پہلے مہلائیل رقم
متوشلح دہر میں نام تھا
رہے عمر بھر قوم کے راہبر
کہ اول پیمبر ہے عالم میں پسر
تھی نام اور تھی کا ولد ان
کہ تارخ مگر بند جنکے ہوئے
کیا انکو ارشاد اپنا خلیل
حمل پھر نبرت بخش نبا ہوئے
معد و نزار و مضر لا کلام
نبوت کی بعدہ روشنی ظاہر کیا
خزیمہ کنانہ نضر بیگمان
کیا حق نے ہر طور سے نامور
مدرسے ہوئے روشن افزا ح

قرط انکے فرزند فرخندہ ہے
ہوا عبد عزیز کا انسے ظہور
ازاں بعد با شوکت کروفر
دکھایا جو دین خدا کا جلال
صفت انکی دہو کی کیا ہو بیاں
ہوی انکے فرزند عبد اللہ
براہیم انسی ہو پیدا ہوے
پھر انکی نعیم وا عظا برابر رہی
تولد ہوے انسے مثل قمر
سپہر سعادت کے بدر منیر
جگر بند انکے ہوے مقتدا
شعیب انکے فرزند والا گہر
پھر اسحاق خورشید سیما ہوے
سرور دل و جان نور نظر
پسر کا ابہی نام ہو نقش گیر
رقم کر تو نام انکی فرزند کا
پسر انکو حق نے دیا رشک ماہ
شہ کشور دین جو فرخندہ پے
پسر انکی آگاہ راز صمد
سراپا تھے مانند خورشید نور
رسولوں سی جو کام حق نے لیا

قرط کے جگر بند عبد اللہ
ادا اس سی فضیل سراپا شعور
ہوی عالم افروز حضرت عمرؓ
سر آدم نے کیا پائمال
لرزتے تھی شاہان کشورستاں
جہان شریعت حقیقت ہیں پا
پھر اسحاق عالم میں پیدا ہوے
ملقب اکبر بہ اصغر ہے
سلیمان نامی گرامی پسر
مع الدین پیدا ہوے پھر نصیر
ہوی دہر میں یوسف لقا
حمید صفات فرشتہ سیر
مہ عالم زہد و تقوے ہوے
کیا حق نے یوسف کو انکا پسر
اگر دین سے پہلے تکبیر لفظ
امام رفیع الدین کو ملا
سراپا سعادت حبیب اللہ
ہوی نور بخش نظر عبد حی
ستودہ سیر شیخ عبد الاحد
مجدد ہیں مشہور نزدیک دور
وہی تھا پسر انکی تجدید کا

ولد انکے ذیجاہ وذی اقتدار
پھر انسے وہ پیدا ہوا لا کلام
شجاع عدو بند کشور کشا
قوی دین حق انکی شمشیر سے
کہا کرتے تھی ان کو خیر البشر
عنایت کیا حق نے انکو پسر
ہوی جلوہ گر پھر عبد اللہ
جسے تھے واعظ اصغر نیک سیر
ہوا پھر جو منظور اللہ کو
جو لکھے اسیطرح لفظ شہاب
ہوی شیخ احمد جو انسی عیاں
ہوی لخت دل انکے عبد اللہ
پسر انکے عبد اللہ پاک ذات
خدا نے جو احسان انپہ کیا
ہوی جانشین انکی لائق پسر
یہ بانی سرہند ہیں لا کلام
بڑا فضل خالق نے انپہ کیا
کری زینت سی نعم گر عابدین
جگر بند انکی شہ عارفاں
ملا ہے کسیکو نہ یہ مرتبا
کمال نبوت دیا ہے انہیں

ریاح پسندیدہ روزگار
کہ مشہور جنکا تھا خطاب نام
جہان خلافت کے فرمان روا
تحیر میں کفار نہ بیر سے
اگر میں نہ ہوتا تو ہوتے عمرؓ
سیلے بہ ناصر حقیقت نگر
یکی اب دم نور بخش نگاہ
ہوی انسے مسعود عالم فروز
کیا خلق محمود ذیجاہ کو
پسر کا ہو نام انکے ابہی پیدا شتاب
بنا عالم نور سارا جہاں
تہی اہل تقوے زہد دین پناہ
حمید خصال ستودہ صفات
سلیمان کو انسے پیدا کیا
فلک رتبہ یوسف والا گہر
انہیں سی ہے یہ شہر نامی ملام
کرانسی محمد کو پیدا کیا
عیاں انکے فرزند ہیں بعتبیں
جناب احمد پیشوای جہاں
جو انکو کیا ہی خدا نے عطا
کمال رسالت [illegible] نہیں

مقامات جتنے ہیں انکو ملے   کسی کے بھی اتنے نہ ثابت ہوئے
ولیوں میں ایسا ہوا کون ہے   محمد نہاری بنا کون ہے
یہ نائب اولوالعزم تھے سو یہ   ولی یہ مقام تہا کے ہیں
وہ احمد رسول حبیب خدا   یہ احمد ولیونکے ہیں پیشوا
وہ آئے فقط عرب شاہ دیں   یہ مہتاب ہند ہیں بالیقین
جدہر دیکھو انسان اہل بصیر   عجب عالم آئے نظر کو نظر
مکانات سب مثل ایوان خلد   گلی کوچے رشک خیابان خلد
یہ انوار سب ذات حضرت کی ہیں   شہنشاہ ملک ولایت کی ہیں
بہت انکی چیزیں ہیں شہرہ ہر   یہ ہیں سید الطائفہ وہر ہیں
سو انکو ملا ایزد پاک سے   وہ باہر ہے امکان ادراک سے
خصوصاً وہ روضہ کہ شاہم نگاہ   فدا دل ہے جسپر تصدق نگاہ
وہ قبہ ہے یا بقعہ نور ہے   وہ تسمت تو نور علی نور ہے
ملک عارف ہیں سب شرف   ادب سے کھڑے رہتے ہیں ہر طرف
الٰہی تو کر کوئی ایسا سبب   کہ پہنچوں میں جاکر وہاں جلد اب
زیارت سے اس تربت پاک کی   کروں میں خوشی جان غمناک کی
نہ باقی تمنا نہ حسرت رہے   نہ پروا بہم قیامت رہے
تو مقبول فرما میری یہ دعا   طفیل محمد شہ اولیا
شرف بخش شاہ ہیبر کمال   پسر انکے یعقوب نو بیت جمال
دیا انکو خالق ذوالنور نگاہ   سراپا مقدس ولی الٰہ
شریعت طریقت میں یکتائے دہر   ضیاء الٰہی شاہ فیروز دہر
نہیں اب کوئی چارہ پارسا   محمد ولی النبی سے سوا

ولایت کا رتبہ ہر ایک کو دیا   کمال اولوالعزم انکو ملا
جہاں کوئی کیا انکا رتبہ کرے   جو انسا ہو وہ ہی کیا کر سکے
ہیں شیخ قریشی نبی الورا   یہ شیخ القریشی ولی خدا
وہ احمد جناب رسالتمآب   یہ احمد جناب ولایت مآب
زہے شہر سرہند رشک بہشت   ہوا مشک بو خاک عنبر سرشت
کہو دل یہاں کا نیا طور ہے   زمیں اور ہے آسمان اور ہے
چمن روح پرور فضا دلکشا   ہوا میں دم عیسوی کا مزا
برستا یہاں روز و شب نور ہے   جو ذرہ ہے وہ بقعہ طور ہے
علوم حقیقت میں ملا نامی دہر   شریعت طریقت میں یکتائے دہر
کوئی انکے رتبے کو کیا پا سکے   ادہر وہم انسان کہاں جا سکے
تجلی فزا صورت طور ہے   جو قبہ ہے وہ قبہ نور ہے
نظر آتی ہے شان قدرت یہاں   فلک سی بلندی ہے جو سمت یہاں
کبھی یاد آتے ہیں شام و سحر   وہ روضہ وہ مسجد وہ دیوار و در
جگر سے ملوں روضہ پاک کو   کروں سرمہ چشم دل خاک کو
دکھائی جو وہ قصر گردوں محل   دل و جان ارمان ہیں برمحل
اگر تجکو یارب ہو منظور یہ   تیرے فضل سے کچھ نہیں دور یہ
پسر انکے حضرت محمد سعید   شہ اولیا مخزن علم دید
پدر کیطرح سے فضیلت مآب   ہوئے عصمت اللہ عالیجناب
پسر کا ہوا نام انکی اسد اللہ یہاں   عنایت ہے اللہ ولی نبی عیاں
شرف بخش پیر و جوان و صبی   شہ ملک عرفان حبیب النبی
کریم و رحیم و حلیم و ولی   محمد صدیقی ہیں بعون ایزدی

وہ خدا او ولی تھا نبی جو واقف ہیں راہ و رہ حق بینی خلیل النبی انکے نور نظر	جناب محمد ولی النبی ولایت کے قائل ہیں انکی سبھی طریقت شناسا حقیقت نگر	کروں انکی تعریف کیا اے قلم غلامی سے انکی حاصل ہوئی حسیب النبی ہیں وہ سر دین	نہ طاقت زباں میں نہ زور قلم اوسی سے مری دعا کی ملی سحر زر دل و جان چمن
	بحق جناب ولی النبی	مرادیں ہوں حاصل مری سب آغاز کی	

مناجات بدرگاہ قاضی الحاجات

الٰہی بحق رسول انس	طفیل بزرگان اصحاب جن	محبت تو اپنی عطا کر مجھے	چھٹا سب سے اپنا بنا کر مجھے
نہیں مجھ میں سیم و درم کی ہوس	تمنا ہے تیری کرم کی مجھے	گناہوں پر اپنے پشیماں ہوں میں	ندامت سے سر در گریباں ہوں میں
سراپا ہوں آلودۂ عصیاں سے	مجھے بخشدے اپنے احسان سے	سیہ کار ہوں کو تو افشا نکر	نہ مجھکو دن قیامت کے رسوا نکر
تری ذات غفار و ستار ہے	مرا نفس سرکش ہے بدکار ہے	پئے رہبری رد و ناصواب	بلا اسکو شیطان خانہ خراب
اُسیکا نہ یہ ہم دمساز ہے	وہی اسکا مونس ہے ہمراز ہے	اسیکے ہے گھبنی میں لیل و نہار	وہی اسکا ہمدم وہی غمگسار
کرم سے تو کر اسکا کفر کو دور	وہ توفیق دے جس سے ہو یہ نفور	مئے جام وحدت پلا دے اسے	رہ حق پرستی دکھا دے اسے
کرے ترک دنیا کے لہو و لعب	عبادت میں جو اسکی گزرے روز و شب	تجھی اپنا خالق سمجھتا رہے	تجھی پر دل و جاں سے شیدا رہے
نہ پوجے والات اصنامی کرے	تری در پہ ظاہر غلامی کرے	سمجھکر تجھے خاص بندہ نواز	جھکا کے سر آگے فرق نیاز
نہ جانے کسیکو یہ دمساز دل	تجھی سے کہے جو کہے راز دل	میں محتاج ہوں تجھ سے حاجت روا	سوا تیرے کس سے کروں التجا
کیا تو نے پیدا اسے عدم سے بھی	دیا اور ایماں کا کرم بھی	ترا فضل تونے دیا اپنا کیا	محمد کی امت میں پیدا کیا
کیا دین اسلام سے بہرہ ور	دیا مجھکو ایمان قرآن پر	عنایت کسی سی سحرگاہ شام	بزرگان دین کا بنایا غلام
میں ہوں معتقد انکی ہر بات کا	ولایت کا کشف و کرامات کا	ترے لطف کی نہایت نہیں	کمال عنایت کی غایت نہیں
ادا میں کروں شکر تیرا محال	مری کیا حقیقت ہے کیا ہے مجال	یہی اب ہے یارب یہی التجا	یہی آرزو ہے یہی مدعا
کہ دنیا میں جبتک ہیں زندہ ہوں	ترا تابع حکم بندہ رہوں	خوشی میں ہوں یا غم کی حالت میں	نہ بھولوں تجھے میں کسی حال میں
دم مرگ ہو تیرا فضل سے بہرہ ور	مرا خاتمہ ہووے ایمان پر	غلام شہ انبیا جان کر	سوال نکیرین آسان کر

فشارِ لحد ہو مگر اصلح
مری آل کو خرم و شاد رکھ
تہِ گور میں تیرے انعام سے
انھیں خفتگانِ اجل خواب سے
جگہ دی تہِ عرشِ اعظم مجھے
عملنامہ دا ہنے ہاتھ میں
شفاعت کہ اپنے نبی کی نصیب

ہم آغوشِ گل ہو صبا صبح
ہمیشہ یہ چمن آباد رکھ
رہوں حشر تک عیش و آرام سے
پریشان و دل خستہ بیتاب سے
عنایت ہو ظلِ کرم مجھے
کھڑا ہوں میں ابرِ رحمت میں
جو ہیں دونوں عالم میں تیرے حبیب
طفیل انکے دے قصرِ جنت مجھے

مرے والدین و مرے اقربا
رہِ دینِ حق پر ہیں مستقیم
مشیت تو یہ ہی جب تجھ کو ہو
سوا نیزہ پر آئے جب آفتاب
دکھائی اگر تشنہ جانی اثر
پھر اسوقت اے میرے کردگار
شفیعِ امم پیشوائے انام
دکھا جلوۂ خاص رحمت مجھے

کہ ہیں دونوں عالم میں جو مسند نشاں
نہ شیطانِ گمراہ کی ہو نہ بیم
قیامت کا غوغا ہو تر دیکھئے ور
تمازت سے ہوں اہلِ محشر خراب
مجھے آبِ کوثر سے سیراب کر
حسابا یسیرا کا امیدوار
جناب محمد علیہ السلام

قطعۂ تاریخ رسالہ ہذا عالیجناب مولوی محمد کریم احمد رضا صاحب خوشنویس رامپوری

رسالہ در زبانِ فارسیہ
رجالِ خاندانِ نقشبندان
چو اعزاز الدین احمد کرد اردو
نسب نامہ مجدد الفِ ثانی

مصنف بہ شیخ بدر الدین ماہر
مفصل بود ز اول تا بآخر
پئے نفعِ خلایق گشت ناظر
مع شجرہ و ہم جملہ مظاہر

کریم از بہرِ نقادانِ تاریخ
وصالِ احمدی افضل جواہر
۱۳۱۶ھ

مطبوعہ: ندرت پرنٹرز - لاہور